WED.04.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 257
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 04/نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 257
۲۳/جمادی الاول 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)

اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)







ہندوستانی پرچم بردار کارگو جہاز پر حملہ

عمان کے قریب ہوئے حملے میں ایک ملاح کی موت



دبئی: ۳/نومبر (ایجنسی): عمانی ساحل کے قریب ہندوستانی پرچم بردار ایک کارگو جہاز پر حملہ کیا گیا ہے۔ اس حملے میں ایک ہندوستانی ملاح کی موت ہوگئی، جبکہ جہاز پر سوار 13 دیگر افراد کو بچا لیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر برائے جہاز رانی سربانند سونووال نے بتایا کہ جہاز پر 14 ہندوستانی ملاح سوار تھے اور پیر کے روز عمان کے ساحل کے قریب اسے نشانہ بنایا گیا۔ وزیر کے مطابق جہاز کی شناخت ایم وی الجنعی کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ جہاز عمان کے ساحل کے قریب سے گزر رہا تھا، اسی دوران اس پر کسی نامعلوم ایریل آبجیکٹ سے حملہ کیا گیا۔ حملے کے بعد جہاز پر سوار 13 افراد کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا۔ عمان کے کوسٹ گارڈ نے انہیں بچایا۔ حالانکہ ایک ملاح کو شدید چوٹیں آئی تھیں اور اس کی موت ہوگئی۔ متوفی ملاح کی شناخت گجرات کے رہنے والے گنڈھار ناہیم عزیز کے طور پر ہوئی ہے۔ مرکزی وزیر سونووال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کر کے ملاح کی موت پر افسوس کا اظہار کیا اور ان کے اہل خانہ کو تعزیت پیش کی۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ وزارت انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ اور ایران کی جنگ اور حوثیوں کے سعودی عرب پر حملوں کے باوجود ہندوستانی پرچم بردار جہازوں کو نشانہ بنائے جانے کے واقعات اب تک کم پیش آئے ہیں۔ حالانکہ خلیجی خطے کے آس پاس کے اہم سمندری راستوں پر جاری کشیدگی کا ہندوستانی ملاحوں پر گہرا اثر پڑا ہے۔ حکومت کی جانب سے گزشتہ ہفتہ جاری کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق اس سال فروری میں امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر حملے شروع ہونے کے بعد سے کم از کم 22 ہندوستانی شہریوں کی موت ہو چکی ہے۔ ان میں سے 14 افراد سمندری جہازوں پر کام کرنے والے ملاح تھے۔

اور عمان میں ہندوستانی سفارت خانہ مقامی حکام کے رابطے میں ہیں۔ زندہ بچ جانے والے 13 ملاحوں کو فوری مدد فراہم کرنے کے ساتھ ہی تمام محفوظ بچ جانے والے عملے کے ارکان اور متوفی ملاح کی میت کو جلد از جلد ہندوستان لانے کے

ایران کے جزیرے میں دھماکے

آبنائے ہرمز میں امریکی حملوں کی اطلاعات

تہران: ۳/نومبر (ایجنسی): ایران کے جزیرے قشم میں کئی دھماکوں کی آوازیں سنی گئی ہیں۔ یہ واقعات ایسے وقت میں پیش آئے جب امریکی ذرائع ابلاغ نے حکام کے حوالے سے بتایا کہ امریکی فوج نے آبنائے ہرمز میں دفاعی حملے کیے ہیں۔ ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی 'ارنا' کے مطابق پیر کی رات گئے یکے بعد دیگرے کئی دھماکے ہوئے۔ عینی شاہدین نے ایجنسی کو بتایا کہ انہوں نے جزیرے کے اوپر دو طیاروں کو پرواز کرتے دیکھا۔ قشم جزیرہ ایران کے جنوبی ساحل کے قریب آبنائے ہرمز کے نزدیک واقع ہے۔ نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی 'فارس' نے بھی رپورٹ کیا کہ بندرگاہی شہر بندر لنگہ میں دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں، جو سمندر کی جانب سے آرہی تھیں۔ ڈوال اسٹریٹ جرنل نے امریکی حکام کے حوالے سے بتایا کہ امریکی فوج نے یہ حملے کیے ہیں۔ اخبار کے مطابق بعض امریکی حکام نے ان حملوں کو دفاعی کارروائی قرار دیا، جن کا مقصد آبنائے ہرمز میں تجارتی جہازوں پر حملے کرنے کی ایران کی صلاحیت کو محدود کرنا تھا۔ ایک عہدیدار نے کہا کہ واشنگٹن نے جان بوجھ کر اس مہم کو خاموش رکھا تاکہ بڑے پیمانے پر فوجی کارروائیوں کی بحالی کا اشارہ نہ جائے۔ خبر رساں ایجنسی 'اسوسی ایٹڈ پریس' نے بھی ایک امریکی عہدیدار کے حوالے سے بتایا کہ امریکہ نے آبنائے ہرمز میں ایرانی اہداف پر دفاعی حملے کیے ہیں۔

ہندوستان کا میٹرو نیٹ ورک 1200 کلومیٹر ہوگیا: پی ایم مودی

پونے: ۳/نومبر (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو کہا کہ 2014 سے پہلے ہندوستان میں 248 کلومیٹر طویل میٹرو نیٹ ورک کام کر رہا تھا، جبکہ اب اس کی لمبائی بڑھ کر 1200 کلومیٹر ہوگئی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ شہروں میں بہتر بنیادی ڈھانچہ ملک کی اقتصادی ترقی کو تیز کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پونے میٹرو کی لائن 3 (پنک لائن) کا افتتاح کرتے ہوئے مودی نے کہا: ''جب 2014 میں ملک نے این ڈی اے کو خدمت کا موقع دیا تو ہم نے شہروں میں رہنے والے متوسط طبقے کی زندگی آسان بنانے اور آمد و رفت کو بہتر کرنے کے عزم کے ساتھ کام شروع کیا۔'' مودی نے دوسرے مرحلے کے تحت میٹرو کے 4 نئے کوریڈورز کی بنیاد بھی رکھی۔ ان منصوبوں پر مجموعی طور پر تقریباً 21800 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ وزیر اعظم نے 23 کلومیٹر طویل پنک لائن کا افتتاح کیا، جس کی تعمیر پر 8300 کروڑ روپے سے زیادہ لاگت آئی ہے۔ یہ کوریڈور ونجھواڑی کے آئی ٹی مرکز کو ڈسٹرکٹ کورٹ میٹرو اسٹیشن سے جوڑے گا۔ امید ہے کہ اس سے ہزاروں آئی ٹی پیشہ وروں کو روزانہ سفر میں سہولت ملے گی۔

'احتجاج والی جگہ پر قبضہ نہیں کیا جا سکتا'

جنتر منتر معاملہ پر سماعت کے دوران چیف جسٹس کا تبصرہ



دبئی: ۳/نومبر (ایجنسی): دہلی میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف ہونے والے احتجاجی مظاہروں پر پولیس کی کارروائی کو چیلنج کرتے ہوئے کئی عرضیاں داخل کی گئی تھیں۔ آج ان عرضیوں پر سماعت ہوئی کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ کوئی بھی شخص یا تنظیم کسی احتجاجی مقام پر مستقل طور پر قبضہ نہیں کر سکتی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے واضح لفظوں میں کہا کہ کسانوں، صحافیوں سمیت ہر کسی کو احتجاج کرنے کا حق ہے، لیکن اس کے لیے وقت کی حد مقرر ہونی چاہیے۔ کوئی گروپ صرف اس لیے کسی عوامی مقام پر دوسروں کی آمد و رفت نہیں روک سکتا کہ وہاں اس کا احتجاج جاری ہے۔ دہلی میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج اور پولیس کی کارروائی کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے دلیل دی کہ جنتر منتر ایک عوامی سڑک ہے، احتجاجی مقام نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ احتجاج کی اجازت صرف ایک دن کے لیے دی گئی تھی، لیکن مظاہرین 17 دنوں تک وہاں ڈٹے رہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مطلع کیا کہ مظاہرین نے پارلیمنٹ کی طرف مارچ کیا تھا۔ بغیر اجازت کسی کو پارلیمنٹ یا سپریم کورٹ کے قریب جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس پر چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ احتجاج کی اجازت دینے یا اسے مسترد کرنے کے حکم میں اس کی وجوہات واضح طور پر بتائی جانی چاہئیں۔ اس معاملہ میں سینئر وکیل مکل روہتگی نے عدالت سے اگلے 2 ماہ تک دھرنے اور احتجاجی مظاہروں پر پابندی لگانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ''ہمارے لوگ خون بہا رہے ہیں۔'' اس پر سینئر وکیل میکا گرو سوامی نے کہا کہ تقریباً 7 ہزار لوگوں کو حراست میں لیا گیا تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ ''کیا ایک جمہوریت کے طور پر ہمارا خون نہیں بہہ رہا ہے؟'' جواب میں تشار مہتا نے کہا کہ لوگوں کو حراست میں نہیں لیا گیا تھا، بلکہ احتجاجی مقام سے ہٹایا گیا تھا۔ سماعت کے دوران وکیل پرشانت بھوشن نے احتجاجی مقامات پر کی جانے والی نگرانی اور اس کی قانونی بنیاد کے بارے میں معلومات طلب کیں۔ اس پر تشار مہتا نے سوال کیا کہ کسی عوامی مقام پر کسی شخص کو راز داری کا حق کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سلامتی اور ناخوش گوار واقعات کو روکنے کے لیے احتجاجی مقامات پر سی سی ٹی وی کیمرے لگائے جاتے ہیں۔ جسٹس جوئے مالیہ باگچی نے کہا کہ کسی عوامی مقام پر کسی شخص کا چہرہ کیمرے میں ریکارڈ ہو جانا بذات خود راز داری کے حق کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کسی عوامی مقام پر کھڑے شخص کو راز داری کی کتنی توقع ہو سکتی ہے؟ تشار مہتا نے کہا کہ ریاست کا جائز مفاد، راز داری کے حق سے مستثنیٰ ہونے کی ایک بنیاد ہے۔ سماعت کے دوران دہلی کی تجارتی تنظیموں کی جانب سے مکل روہتگی نے کہا کہ جنتر منتر اور رام لیلا میدان جیسے مقامات تقریباً 80 سال سے دہلی میں احتجاجی مقامات کا حصہ رہے ہیں۔

۲۴/گھنٹے ہو گئے مودی جی، آجائیے، ڈریے مت

راہل گاندھی نے نریندر مودی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ ''ایک طرف آپ بیٹھیں گے اور دوسری طرف میں بیٹھوں گا، آپ جسے جج بنانا چاہیں، بنا لیجیے، موہن بھاگوت جی کو بٹھا دیجیے، چلیے پھر مباحثہ کرتے ہیں''



دبئی: ۳/نومبر (ایجنسی): لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے پیر کو وزیر اعظم مودی کو کھلی بحث کا چیلنج دیا تھا۔ انہوں نے آج سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ویڈیو جاری کر وزیر اعظم مودی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''مودی جی، آپ کو چیلنج دیے ہوئے مجھے 24 گھنٹے ہو گئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اپوزیشن ملک دشمن ہے۔ آپ کسی بھی اسٹیج پر اپنی پسند کی جگہ منتخب کیجیے اور میرے ساتھ مباحثہ (ڈیبیٹ) کیجیے۔'' اپنی ویڈیو میں راہل گاندھی مزید کہتے ہیں کہ ''ملک دشمن کون ہے؟ غیر ملکی طاقتوں سے کس کا تعلق ہے؟ اور کس نوعیت کا تعلق ہے؟ جلدی سے جلدی کیجیے، ڈریے مت۔ دونوں میڈیا ہوگی، ملک کے نوجوان ہوں گے، میز ہوگی، ایک طرف آپ بیٹھیں گے اور دوسری طرف میں بیٹھوں گا۔ آپ جسے جج بنانا چاہیں، بنا لیجیے۔ موہن بھاگوت جی کو بٹھا دیجیے، چلیے۔ پھر مباحثہ کرتے ہیں۔'' کانگریس لیڈر نے اپنی ویڈیو میں کہا کہ ''مالیاتی نظام اور مالیاتی ڈھانچے پر سوالات اٹھیں گے، امریکی معاہدہ کیسے ہوا؟ کیوں ہوا؟ اتنی جلدی کیوں ہوا؟ صرف آپ نے ہی یہ معاہدہ کیوں کیا؟ کابینہ کو اس کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟ اڈانی کا معاملہ کیوں بند ہوا؟ انڈسٹین، ایسی بہت سی چیزیں ہیں جن پر کھل کر بات ہوگی۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''آ جائیے، ڈریے مت۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کیجیے۔ آپ مجھ پر الزامات لگاتے ہیں نا، آ جائیے، سب کچھ صاف ہو جائے گا۔'' راہل گاندھی نے ویڈیو میں یہ بھی کہا کہ ''باقی معاملات پر آپ نے ہتک عزت کے مقدمے دائر کر رکھے ہیں، شاید میرے خلاف 45 ہتک عزت کے مقدمے ہیں۔ لیکن اس مباحثے کے معاملے میں، غیر ملکی تعلقات کے معاملے میں آپ ہتک عزت کا مقدمہ نہیں دائر کر رہے ہیں۔ دائر کیجیے نا، وہاں بھی کھل کر بات کریں گے۔ ان سب موضوعات پر بات کرتے ہیں، آئیے۔'' پوسٹ کے آخر میں انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو دیوالی کی مبارکباد دیتے ہوئے لکھا 'دیوالی مبارک ہو مودی جی'۔

قانون ساز کونسل انتخابات کے نتائج کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے کانگریس کی چار رکنی کمیٹی تشکیل

ممبئی: ۳/نومبر (ایجنسی): حال ہی میں منعقدہ ناگپور گریجویٹ، پونے اساتذہ اور امراوتی اساتذہ حلقوں کے قانون ساز کونسل انتخابات کے نتائج کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی نے چار رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ہدایت اور مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال کے احکامات کے مطابق اس کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی ہے۔ اس کمیٹی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن بالاصاحب تھورات، رکن پارلیمنٹ چندر کانت ہنڈورے، عارف نسیم خان اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری بی۔ ایم۔ سندیپ شامل ہیں۔ یہ کمیٹی متعلقہ انتخابی حلقوں میں انتخابی عمل، پارٹی کی تشہیری حکمت عملی، انتخابات میں کامیابی یا شکست کی وجوہات اور پارٹی کے اندرونی تال میل کا تفصیلی جائزہ لے گی۔ اس بات کی بھی جانچ کی جائے گی کہ انتخابی مہم کے دوران پارٹی کی سطح پر کوئی خامیاں تو باقی نہیں رہ گئی تھیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ انتخابات کا مطالعہ کر کے یہ معلوم کیا جائے گا کہ آیا ان کے حالیہ انتخابات کے نتائج پر کوئی منفی اثر پڑا تھا یا نہیں۔ اس کے ساتھ ہی مستقبل کے انتخابات کے لیے پارٹی کی حکمت عملی کو مزید مؤثر بنانے کے مقصد سے کمیٹی ضروری تجاویز اور سفارشات بھی پیش کرے گی۔ کمیٹی تین ہفتوں کے اندر اپنی تفصیلی رپورٹ مہاراشٹر کے انچارج ڈاکٹر سریویلا پرساد کو پیش کرے گی۔ رپورٹ کی ایک نقل پردیش کانگریس کے صدر ہرش وردھن سپکال کو بھی دی جائے گی۔

منی پور سے گوا تک 5 انتخابی ریاستوں میں 2 کروڑ 29 لاکھ ووٹ حذف

دبئی: ۳/نومبر (ایجنسی): اتر پردیش، اتراکھنڈ، گوا، پنجاب اور منی پور میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل مکمل ہونے کے بعد ووٹرس کی تعداد میں 24.13 فیصد تک کی کمی آئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ان 5 ریاستوں میں ووٹرس کی تعداد تقریباً 18.71 کروڑ تھی، جو گھٹ کر 16.43 کروڑ رہ گئی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو تقریباً 2.29 کروڑ ووٹرس کم ہوئے ہیں، یہ تقریباً 12.2 فیصد کی گراوٹ ہے۔ ان 5 ریاستوں میں آئندہ سال کے آغاز میں اسمبلی انتخاب کرائے جائیں گے۔ حال ہی میں الیکشن کمیشن اور ریاستوں کے چیف الیکٹورل افسران کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان 5 ریاستوں میں ایس آئی آر کے بعد ووٹرس کی تعداد تقریباً 18.71 کروڑ سے گھٹ کر 16.43 کروڑ رہ گئی ہے۔ ان ریاستوں میں سب سے زیادہ اثر اتر پردیش میں دیکھنے کو ملا ہے۔ یہاں مجموعی کمی کا تقریباً 90 فیصد حصہ ہے۔ اتر پردیش میں ایس آئی آر کا کام دوسرے مرحلے میں ہوا تھا۔ ایس آئی آر سے پہلے ریاست میں 15.44 کروڑ ووٹر تھے۔ ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں یہ تعداد گھٹ کر 12.56 کروڑ رہ گئی، تاہم حتمی ووٹر لسٹ میں اصلاح کے بعد بڑھ کر 13.40 کروڑ ہوگئی۔ اتر پردیش کی ووٹر لسٹ میں اصلاح کے بعد تقریباً 2.04 کروڑ ووٹرس کی کمی ہوئی۔ یہ کل ووٹرس کا تقریباً 13.24 فیصد ہے اور پانچوں ریاستوں میں سب سے زیادہ کمی یہیں دیکھی گئی ہے۔ ڈرافٹ لسٹ سے تقریباً 2.89 کروڑ نام ہٹائے گئے تھے، جن میں سے تقریباً 84 لاکھ یعنی قریب 29 فیصد نام دوبارہ شامل کر دیے گئے۔ پنجاب میں تیسرے مرحلے میں ایس آئی آر کیا گیا۔ ووٹرس کی تعداد ڈرافٹ لسٹ میں 2.15 کروڑ سے گھٹ کر 1.94 کروڑ رہ گئی اور پھر حتمی ووٹر لسٹ میں 2.01 کروڑ رہی۔ ووٹرس کی تعداد میں مجموعی کمی تقریباً 14 لاکھ یا 6.34 فیصد رہی۔ یہاں سب سے زیادہ نام دوبارہ شامل کیے گئے۔ ڈرافٹ لسٹ سے ہٹائے گئے تقریباً 21 لاکھ ووٹرس میں سے قریب 7 لاکھ ووٹرس کے نام دوبارہ فہرست میں شامل کیے گئے۔

ٹائیگر شراف فائرنگ معاملہ: کرنال سے 13 ویں ملزمہ گرفتار

ممبئی: ۳/نومبر (ایجنسی): بالی ووڈ اداکار ٹائیگر شراف کی رہائش گاہ کے باہر فائرنگ کے معاملے میں ممبئی کرائم برانچ نے ایک اور خاتون کو گرفتار کر لیا ہے۔ 22 سالہ ملزمہ کو ہریانہ کے کرنال سے گرفتار کیا گیا ہے۔ اسے آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ اس گرفتاری کے ساتھ ہی اس معاملے میں گرفتار ہونے والے ملزمان کی تعداد 13 ہوگئی ہے۔ اس سے قبل اس معاملے میں گرفتار 12 ویں ملزم کو ہفتہ کے روز خصوصی مکوکا عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ عدالت نے اسے 6 نومبر تک پولیس حراست میں بھیج دیا ہے۔ ممبئی پولیس نے جمعہ کو ہریانہ کے سونی پت سے 12 ویں ملزم کو گرفتار کیا تھا۔ اسے ٹرانزٹ ریمانڈ پر ممبئی لایا گیا تھا۔ 18 اکتوبر کو پیش آنے والی فائرنگ کے واقعے کی تحقیقات مسلسل جاری ہیں۔ سماعت کے بعد وکیل استغاثہ ارجل مگرل نے خبر رساں ایجنسی اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ٹائیگر شراف فائرنگ معاملے کے 12 ویں ملزم امر کو سونی پت سے گرفتار کرکے 3 دن کے ٹرانزٹ ریمانڈ پر ممبئی لایا گیا تھا۔ اسے خصوصی مکوکا عدالت میں پیش کیا گیا جہاں استغاثہ نے 15 دن کی پولیس حراست کی درخواست کی تھی۔ وکیل کے مطابق دفاع کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا کہ ملزم کی جسمانی حراست ضروری نہیں ہے کیونکہ الزامات کی بنیاد کیو آر کوڈ کے ذریعے مالی لین دین سے متعلق ہیں اور اس کی تفصیلات بینکوں سے براہ راست حاصل کی جا سکتی ہیں۔ دلائل سننے کے بعد عدالت نے ملزم کو 6 نومبر تک پولیس حراست میں بھیج دیا۔

پونے میٹرو کے تیسرے روٹ کا افتتاح، دوسرے مرحلے کا سنگِ بنیاد

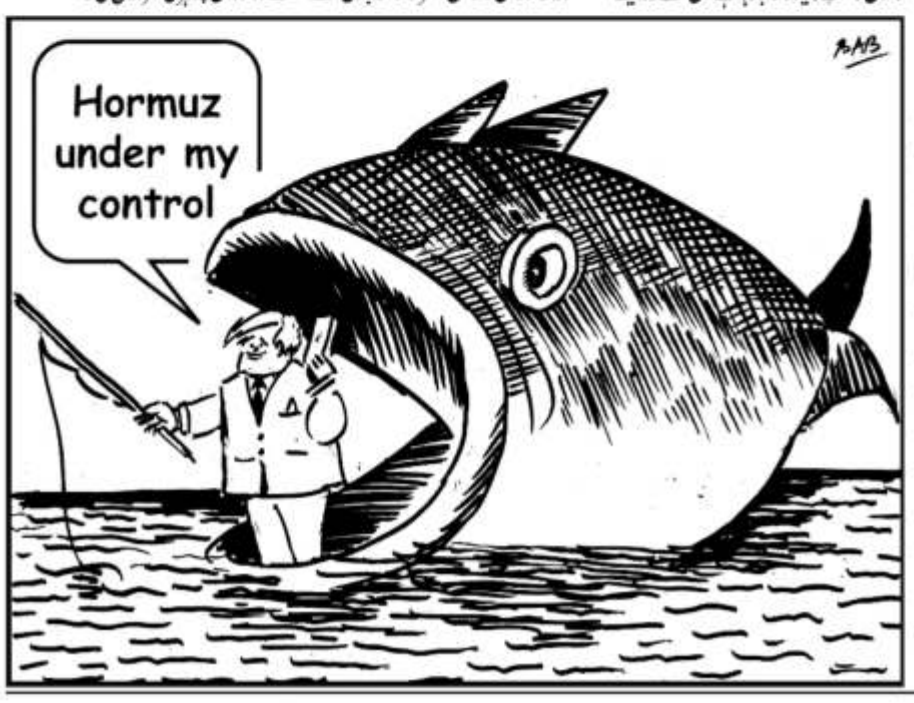
جدید، محفوظ اور ماحول دوست عوامی ٹرانسپورٹ کے فروغ کی سمت میں اٹھائے گئے اہم اقدام: سنیترہ پوار



پونے: ۳/نومبر (پریس ریلیز): راشٹروادی کانگریس کی قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے کہا کہ جدید، محفوظ اور ماحول دوست عوامی نقل و حمل کا نظام قائم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے اور آج پونے میٹرو کا افتتاح اور دوسرے مرحلے کا سنگ بنیاد اسی سمت میں اٹھائے گئے اہم قدم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 2018 میں اس میٹرو لائن کا سنگ بنیاد وزیر اعظم نریندر مودی کے ہاتھوں رکھا گیا تھا اور آج اسے قوم کے نام وقف کیا جا رہا ہے۔ دوسرے مرحلے کی چاروں میٹرو لائنوں کو مرکزی کابینہ نے منظوری دے دی ہے اور آج ان کا سنگ بنیاد بھی رکھا جا رہا ہے۔ اس موقع پر سنیترہ پوار نے وزیر اعظم کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ پونے میٹرو کے ہر تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (ڈی پی آر) کی تیاری سے لے کر اس کی منظوری تک انجانبادی اجیت دادا پوار کا قابل قدر تعاون رہا ہے۔ وہ ڈی پی آر کی منظوری کے لیے مرکزی حکومت سے مسلسل رابطہ اور پیروی کرتے تھے۔ انہوں نے بطور وزیر خزانہ اس پروجیکٹ کے لیے ضروری فنڈ بھی فراہم کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ قومی میٹرو ریل پالیسی کے تحت پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے تعمیر ہونے والی میٹرو لائن 3 ملک کا اپنی نوعیت کا پہلا پروجیکٹ ہے۔ ٹاٹا اور سیمنز کے اشتراک سے تقریباً 8 ہزار 313 کروڑ روپے کی لاگت سے یہ پروجیکٹ مکمل کیا گیا ہے۔ یہ مہاراشٹر کی پہلی میٹرو لائن ہے جو تھرڈ ریل ٹیکنالوجی پر مبنی ہے۔ اس روٹ پر آر۔ کے۔ لکشمن میوزیم کے نام سے ایک اسٹیشن بھی قائم کیا گیا ہے۔ لکشمن نے اپنی پوری زندگی میں 'کامن مین' یعنی عام آدمی کی نظر سے ملک کو دیکھا۔ یہ میٹرو بھی اسی عام آدمی کے روزمرہ سفر کی سہولت کے لیے ہے۔ سنیترہ پوار نے مزید کہا کہ خاص بات یہ ہے کہ پونے میٹرو لائن 3 ملک کی پہلی 100 فیصد خواتین کے زیر انتظام چلنے والی میٹرو لائن بننے جا رہی ہے۔ تقریباً 100 خواتین ٹرین پائلٹ اور اسٹیشنوں پر 50 فیصد خواتین ملازمین اس کا انتظام سنبھالیں گی۔ اس کے علاوہ 'ساوتری بائی پھلے پونے یونیورسٹی اسٹیشن' ساوتری بائی کے کاموں کو حقیقی خراج عقیدت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آج جن توسیعی میٹرو لائنوں کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے، ان کے ذریعے وناز سے چاندنی چوک اور رام واڑی سے ڈھل واڑی، کوتھرود، باودھن، ویمان نگر، کھراڑی اور واگھولی کے علاقے آپس میں جڑ جائیں گے۔ 31 کلومیٹر طویل اور 28 اسٹیشنوں پر مشتمل ان لائنوں کے لیے مرکزی حکومت نے تقریباً 9 ہزار 858 کروڑ روپے کے پروجیکٹ کو منظوری دی ہے۔ ان تمام پروجیکٹوں کی تکمیل کے بعد پونے میٹرو کا نیٹ ورک 100 کلومیٹر سے تجاوز کر جائے گا۔ سنیترہ پوار نے آنجہانی اجیت پوار کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال جولائی میں دادا خود ونجھواڑی پہنچے تھے۔ انہوں نے میٹرو اسٹیشنوں کا معائنہ کیا، جائزہ اجلاس منعقد کیا اور واضح ہدایات دی تھیں کہ کام تیزی سے مکمل کیے جائیں، لیکن معیار پر کوئی سمجھوتہ نہ ہو۔ ان کا خاص اصرار تھا کہ بارش کے موسم میں ونجھواڑی میں پانی جمع نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ستمبر کے مہینے میں ونجھواڑی، مان اور ماروںجی علاقوں کے مسائل حل کرنے کے لیے ضلع کلکٹر کی سربراہی میں خصوصی ٹاسک فورس قائم کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ سڑکوں، ٹریفک، پانی، بجلی، کچرے کے انتظام اور میٹرو رابطے سمیت تمام مسائل پر باقاعدگی سے تال میل کے اجلاس منعقد کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ میٹرو اسٹیشنوں تک پہنچنے والی اندرونی سڑکوں کی تعمیر کے لیے 426 کروڑ روپے کے کاموں کو منظوری دی گئی ہے۔ سنیترہ پوار نے یقین دلایا کہ یہ کام صرف کاغذوں تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ انہیں عملی طور پر مکمل کیا جائے گا اور نگراں وزیر کی حیثیت سے وہ خود ان پر گہری نظر رکھیں گی۔

طوفان مورسو: آندھرا پردیش کو مرکز کی ہر ممکن مدد کی یقین دہانی

نئی دہلی: ۳/نومبر (ایجنسی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے منگل کے روز آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو کو سمندری طوفان مورسو سے پیدا ہونے والی صورتحال کے پیش نظر مرکز کی جانب سے ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے بتایا کہ قومی آفات سے نمٹنے والی فورس اور ریاستی آفات سے نمٹنے والی فورس (ایس ڈی آر ایف) کی ٹیمیں پہلے ہی متاثرہ علاقوں میں راحت اور امدادی کاموں میں مصروف ہیں۔ امت شاہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ انہوں نے آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ سے بات کی ہے اور طوفان سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیا ہے۔ انہوں نے لکھا: ''آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو سے سمندری طوفان مورسو کے اثرات کے بارے میں بات ہوئی۔ میں نے انہیں مرکز کی جانب سے ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی ہے۔ این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیمیں پہلے ہی موقع پر موجود ہیں اور متاثرہ لوگوں کی مدد کر رہی ہیں۔ حکومت ہند پوری مضبوطی کے ساتھ عوام کے ساتھ کھڑی ہے۔'' امت شاہ نے فون پر وزیر اعلیٰ نائیڈو سے بات چیت کے دوران طوفان سے ہونے والے نقصانات اور اس کے اثرات کی تفصیلات حاصل کیں۔ انہوں نے کہا کہ آفات سے نمٹنے والی ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں امدادی سرگرمیاں انجام دے رہی ہیں۔ امت شاہ نے مزید کہا: ''میں نے آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو سے فون پر بات کی اور سمندری طوفان مورسو کے اثرات کی تفصیلات حاصل کیں۔ میں نے انہیں یقین دلایا کہ مرکزی حکومت ہر طرح کی مدد اور تعاون فراہم کرے گی۔





روزنامہ
ورقِ تازہ

Wednesday
04 Nov. 2026

(2)

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

اقبال کی نظموں میں طبعی جمالیات

پروفیسر مقبول احمد مقبول
چنگو پہ ضلع بیدر (کرناٹک)
9028598414



اردو شاعری کی تاریخ میں بے شمار شعرا گزرے ہیں ۔ بلاشبہ ان تمام شاعروں نے اپنے اپنے مبلغ علم وفکر کے اعتبار سے اردو زبان و ادب کی خدمت انجام دی ہے ۔ان شاعروں میں کم کم ہی کہی ایسے شعرا بھی گزرے ہیں جو اپنے منفرد اسلوب اور اچھوتے مضامین اور خیالات کی وجہ سے امتیازی حیثیت کے حامل ہیں ۔لیکن جب ہم ان شاعروں میں ایسے شعرا کی تلاش کرتے ہیں جنھوں نے اپنی غیر معمولی ذہانت وذکاوت علمی بصیرت، اعلی درجے کی سیاسی وسماجی سوجھ بوجھ، دینی شعور، ملی وقومی درد، فلسفے اور ادراکنوری سے فکر ونظر کے چراغ روشن کیے ہوں اور اپنی شاعری سے پیغمبری کا کام لیا ہو تو ہماری نظر صرف اقبال پر آ کر ٹھہر جاتی ہے ۔اردو شاعری کی تاریخ میں اقبال ہی واحد شاعر ہیں جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنی شاعری سے پیغمبرانہ کام لیا ہے ۔ بلا شبہ اقبال پیامی شاعر ہیں ۔اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے نہ صرف امتِ مسلمہ کی فکری اور تمدنی اصلاح کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا بلکہ دیگر اقوام کو بھی یہ پیغام دیا کہ ان کی فلاح اور نجات کا ذریعہ بھی اسلام ہی ہے ۔ اقبال کی شاعری پیامی ضرور ہے لیکن یہ پیام شعر وفن کے پردے میں دیا گیا ہے ۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اقبال کی شاعری نری پیامی شاعری نہیں ہے بلکہ ان کی شاعری میں شعر وفن کے تمام تقاضوں کی تکمیل بھی بدرجہ اتم نظر آتی ہے ۔زبان کے حسن، تشبیہات ، استعارات، تلمیحات ،علامات، رمز وکنایہ اور دیگر شعری صنعتوں کے فن کارانہ استعمال کے اعتبار سے بھی ان کا کلام نہایت شاندار اور جاندار ہے ۔فنی حسن کے حوالے سے پنجاب کے اقبال کا کلام دہلی اور لکھنؤ کے کسی بھی بڑے سے بڑے استاد شاعر کے کلام کے مقابلے میں رکھا جا سکتا ہے ۔ یہاں یہ بات اس لیے زور دے کر کہی جا رہی ہے کہ عام طور پر اقبال کو صرف پیامی شاعر کہہ کر ان کے کلام کی ان خصوصیات کو نظر انداز کیا جاتا ہے ۔ یا اس کی طرف بہت کم کسی کی نظر جاتی ہے ۔ طبعی جمالیات یا حسنِ فطرت کی مصوری کے حوالے سے جوش اور انیس کا نام زیادہ لیا جاتا ہے ۔ جوش کو تو شاعرِ فطرت قرار دیا گیا ہے ۔ فطرت نگاری کے تناظر میں جب ہم اقبال کی نظموں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حسنِ فطرت کی مصوری میں اقبال کا موئے قلم بھی جوش یا انیس سے کسی طرح کم نہیں ۔محاکات نگاری میں اقبال کو بڑا کمال حاصل تھا ۔وہ لفظوں کے ذریعے کسی واقعے یا منظر کی ایسی بہترین تصویر کھینچ کے رکھ دیتے ہیں کہ طبیعت وجد کرنے لگتی ہے ۔ اقبال نے اپنی مختلف نظموں میں حسنِ فطرت کے ایسے ایسے مرقعے کھینچے ہیں کہ ان کا اعتراف نہ کرنا اور ان کی داد نہ دینا ادبی بد دیانتی ہوگی ۔فطرت اور قدرت کے نظارے بجائے خود حسین ہوتے ہیں ۔لیکن جب یہ نظارے کسی فسوں کار شاعر کے قلم سے بیان ہوتے ہیں تو ان میں ایک عجیب طرح کا حسنِ سحر کار پیدا ہوتا ہے جو با ذوق قارئین کو اپنے سحر میں گرفتار کر لیتا ہے اور وہ لفظوں کے ذریعے کھینچے گئے ان حسین مرقعوں سے جمالیاتی تلذذ حاصل کرتے ہیں ۔اقبال کی ایسی کئی نظمیں ہیں جن میں حسنِ فطرت کی مصوری کے جلوے دھمالی دیتے ہیں ۔مثلاً: ہمالہ، ایک آرزو، بزمِ انجم، انسان اور بزمِ قدرت، جگنو، ابر، کہسار، گل رنگیں، ایک شام، عشق اور موت، خضرِ راہ (پہلا بند) ساقی نامہ (پہلا بند) وغیرہ ۔نظم "ہمالہ" اقبال کی ایسی نظم ہے، جس میں جلال و جمال کا حسنِ امتزاج نظر آتا ہے ۔اس نظم سے دو بند ملاحظہ فرمائیں ۔ پہلے بند میں اقبال نے ہمالہ کی بلندی سے آتی ہوئی ندی کی خوبصورت منظر کشی کی ہے:

آتی ہے ندی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی
کوثر وتسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی
آئنہ سا شاہدِ قدرت کو دکھلاتی ہوئی
سنگ رہ سے گاہ بچتی گاہ ٹکراتی ہوئی
چھیڑتی جا اس عراقِ دلنشیں کے ساز کو
اے مسافر! دل سمجھتا ہے تری آواز کو

اقبال نے کہا ہے کہ فرازِ کوہ سے جو ندی گاتی ہوئی آ رہی ہے اس کا پانی اس قدر صاف وشفاف ہے کہ اس کے سامنے کوثر وتسنیم کی موجیں بھی شرماتی ہیں ۔کوثر اور تسنیم جنت کی دو نہروں کے نام ہیں ۔ یہ پانی اس قدر صاف اور شفاف ہے گویا آئینہ ہے جس میں اس کے اطراف واکناف کی چیزوں کا عکس نظر آ رہا ہے ۔اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے اقبال نے " شاہدِ قدرت کو آئینہ دکھلاتی ہے" سے تعبیر کیا ہے ۔ پھر کہا ہے کہ یہ ندی رستے کے پتھروں سے کبھی بچتی ہوئی اور کبھی ٹکراتی ہوئی آ رہی ہے ۔ پہاڑی ندیوں کے بہنے سے ایک طرح کا ترنم پھوٹتا ہے ۔ اس لیے اقبال ندی کو گویا اور موسیقی کار تصور کر کے اس سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں کہ اے ندی! تیری طرح میرا دل بھی نغموں سے معمور ہے ۔اس طرح میں بھی تیرا ہمراز وہمدم ہوں ۔تو میرے دل کے ساز کو بھی چھیڑتی جا ۔اقبال نے اپنے دل کو ساز سے تعبیر کیا ہے ۔ پھر اسے " عراقِ دلنشین کہا ہے" عراق" ایک موسیقی کا نام ہے ۔یعنی میرے دل کے ساز میں پوشیدہ موسیقی کو بھی انگیز کر ۔اگر اس بند کو توجہ سے پڑھا جائے تو ہماری نظروں کے سامنے بل کھاتی ہوئی پہاڑی ندی کا مکمل منظر گھوم جاتا ہے ۔

لیلیٰ شب کھولتی ہے آ کے جب زلفِ رسا
دامنِ دل کھینچتی ہے آبشاروں کی صدا
وہ خموشی شام کی جس پر تکلم ہو فدا
وہ درختوں پر تفکر کا سماں چھایا ہوا
کانپتا پھرتا ہے کیا رنگِ شفق کہسار پر
خوشنما لگتا ہے یہ غازہ ترے رخسار پر

اس بند میں شام کے پُر کیف منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے ۔کہا ہے کہ جب لیلیٰ شب اپنی زلفِ رسا کھولتی ہے ۔یعنی جب سورج ڈھلتا ہے اور تاریکیوں کے سائے بڑھتے جاتے ہیں تو اس وقت آبشاروں کی مترنم صدا اور بھی پُر کیف ہو جاتی ہے ۔شام کی خموشی اس قدر دل فریب ہے کہ اس پر گفتگو بھی قربان ہو جائے ۔درختوں کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی گہری سوچ میں کھڑے ہیں ۔شفق کی لالی کو دیکھ کر اقبال کو ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ کسی نے کہسار کے چہرے پر غازہ لگا دیا ہے، جس سے کہسار مزید حسین معلوم ہو رہا ہے ۔ نظم "ایک آرزو" میں اقبال نے ہنگامہ ہائے دنیا سے دور کسی پہاڑ کے دامن میں ایک چھوٹے جھونپڑے میں بے فکر زندگی گزارنے کی آرزو کا اظہار کیا ہے ۔اس پہاڑی دامن کا منظر کیسا ہونا چاہیے؟

پہاڑ کا دامن ہو ۔ہر طرف چڑیوں کے چہچہے ہوں ۔چشمے کا ساز بج رہا ہو ۔ندی کے کنارے ہرے ہرے پودے صف باندھے کھڑے ہوں ۔ندی کا صاف پانی ایسا ہو گویا آئینہ ۔کہسار کے دلفریب نظارے کو دیکھنے کے لیے ندی کا پانی موج بن بن کر اوپر اٹھ رہا ہو ۔زمین کی آغوش میں سبزہ اور جھاڑیوں میں پانی پھر رہا ہو جس میں چمک ہو ۔ندی کے پانی میں کسی گل کی ٹہنی اس طرح جھک رہی ہو جیسے کوئی حسین آئینہ دیکھتا ہو ۔غروبِ آفتاب کے حسین منظر کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ سورج شام کی دلہن کو مہندی لگا رہا ہو ۔اور ہر پھول کی قبا سنہری ہو ۔ جیسے جیسے قاری یہ اشعار پڑھتا جائے گا ویسے ویسے یہ حسین اور دلکش منظر اس کی نظروں کے سامنے ابھرتا چلا جائے گا ۔ محاکات کی اس سے بڑھ کر اور بہتر مثال کیا ہو سکتی ہے ۔تمام اشعار حرکیاتی کیفیت سے معمور ہیں ۔ پڑھنے والا یوں محسوس کرے گا گویا وہ اسکرین پر کوئی فلم دیکھ رہا ہے ۔ پہاڑی دامن، ندی کا بہنا، سبزہ، پیڑ پودے، گلوں کی ٹہنیوں کا لہلہانا، شام کا خوبصورت منظر وغیرہ ۔اقبال نے ان اشعار میں بھی حسنِ فطرت کی ہو بہو عکاسی کی ہے ۔جس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے ۔نظم "بزمِ انجم" کے ابتدائی تین شعر ملاحظہ کریں جن میں غروبِ آفتاب کی منظر کشی کی گئی ہے:



سورج نے جاتے جاتے شامِ سیہ قبا کو
طشتِ افق سے لے کے لالے کے پھول مارے
پہنا دیا شفق نے سونے کا سارا زیور
قدرت نے اپنے گہنے چاندی کے سب اتارے
مخمل میں خامشی کے لیلائے ظلمت آئی
چمکے عروسِ شب کے موتی وہ پیارے پیارے

غور کیجیے ۔آفتاب غروب ہو رہا ہے ۔ شام کالی ہوتی ہے ۔اس لیے شاعر نے اسے "شامِ سیہ قبا" کہا ہے ۔آسمان کے کناروں پر جو رنگِ شفق پھیلا ہے وہ شاعر کے نزدیک گلہائے لالہ کا طشت ہے ۔شاعر نے دن کے اجالے یا سورج کی روشنی کو چاندی کے گہنوں سے تعبیر کیا ہے ۔ یہاں یہ کہنے کہ ضرورت نہیں کہ چاندی کا رنگ سفید ہوتا ہے ۔شفق میں لالی کے ساتھ ساتھ سنہرا رنگ بھی ہوتا ہے اس لیے اسے سونے کا زیور کہا ہے ۔ آسمان پر چمکنے والے ستاروں کو عروسِ شب یعنی رات کی دلہن کے موتی کہا ہے ۔ان تین اشعار میں اقبال نے غروبِ آفتاب کے منظر کو ایسے حسین اور دلکش استعاروں اور تشبیہوں کے ذریعے بیان کیا ہے کہ طبیعت بے ساختہ جھومنے لگتی ہے ۔اور زبان سے صدائے مرحبا نکلتی ہے ۔ نظم "ایک شام" میں اقبال نے دریائے نیکر (ہائڈل برگ ،جرمنی) کے کنارے کی ایک پُر سکوت شام کا منظر بیان کیا ہے ۔اقبال کا کمالِ فن دیکھیے کہ انھوں نے اس نظم میں جتنے الفاظ استعمال کیے ہیں اس کے ہر لفظ سے سکوت ہی سکوت ظاہر ہو رہا ہے ۔ملاحظہ فرمائیں:

خاموش ہے چاندنی قمر کی
شاخیں ہیں خموش شجر کی
وادی کے نوا فروش خاموش
کہسار کے سبز پوش خاموش
فطرت بے ہوش ہو گئی ہے
آغوش میں شب کے سو گئی ہے
کچھ ایسا سکوت کا فسوں ہے
نیکر کا خرام بھی سکوں ہے
تاروں کا خموش کارواں ہے
یہ قافلہ بے درا رواں ہے
خاموش ہیں کوہ ودشت ودریا
قدرت مراقبے میں ہے گویا

مکمل خاموشی اور سکوت کی ترجمانی کے لیے قدرت کو مراقبے میں ہے سے تعبیر کرنا کس قدر بلیغ اندازِ بیان ہے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ۔چاند کی چاندنی خاموش ہے ۔ تمام درخت ساکت وصامت کھڑے ہوئے ہیں ۔

بقیہ صفحہ ۳/ پر۔۔۔

شوہر بچاؤ تحریک

(انشائیہ)

از: جبین نازاں، لکشمی نگر (دہلی)



جبین نازاں
میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شوہر کی داستان خونچکاں کہاں سے شروع کروں، کس کے دفترہائے غم رقم کروں، کس کے غم شمار نہ کروں؟ کیوں کہ ایک شوہر کی داستان نامختتم یعنی کہ داستانِ حمزہ سے کہیں طول طویل ہے ۔ اور میرے ذمے ہزار کام، ستم یہ کہ فی الوقت سینکڑوں شوہر تیار بیٹھے ہیں ۔

مجھے یہ خطرہ لاحق کہ "شوہر بچاؤ تحریک" اقوام متحدہ کی مانند (مسلمانوں کے بیچ) جانب دار اور ناکارہ نہ ٹھہرا دی جائے ۔میں مشکوک بنا دی جاؤں اور میرا مشن ادھورا نہ رہ جائے ۔جب کہ اس مہم یعنی کہ شوہر بچاؤ تحریک کے حقیقی روح رواں یہ بے چارے شوہر حضرات ہیں ۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اس تحریک کا مقصد مظلوم ومقہور شوہروں کو دہشت گرد بیویوں سے نجات دلانا پہلا اور آخری مقصد ہے ۔آپ سوچ رہے ہوں گے کہ شوہر بچاؤ تحریک کی کمان میں نے کیوں سنبھالی؟ ذرا ٹھہریں! یہ خوبصورت 'حادثہ' معاشرے کے خلاف 'میری سوچی سمجھی سازش ہے ۔

ایسا معاشرہ جو صرف اردو ادب کی کتابوں میں اب تک پڑھتی رہی ہوں ۔شاعر محبوبہ کی تعریف میں دیوان لکھ لکھ کر ہم طلبہ کا وقت برباد کرتے رہے ہیں ۔ پروفیسر تو اپنا وقت برباد کرنے کا پیسہ وصول کر لیتے ہیں ۔لیکن ہمیں کنگال کر ڈالتے ہیں ۔اس قدر کہ ہم کسی قابل ہی نہیں رہتے کہ بڑے ہو کر مارکز برگ، یا بل گیٹس تو کیا ہم اپنے ملک کے صدر یا وزیر اعظم بھی نہیں بن سکتے ۔

بہت ہاتھ پیر مارنے کے بعد وہی پروفیسر کی نشست ملتی ہے ۔

ہمیں کبھی زبان اور تہذیب سے محبت کی دہائی دے کر جبراً میر تقی میرؔ کے اشعار کی تشریح کروائی جاتی ہے ۔کبھی غالب کے دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے،
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

جب طلبہ دل کی نادانی کی تشریح کر رہے ہوتے ہیں ۔۔ایسے ایسے دانائی کے لعل وگہر سامنے لاتے ہیں کہ استادِ محترم کو اپنا طالب علمی کا زمانہ یاد آتا ہے ۔اور خود کو انتہائی کند ذہن یا پھر انتہائی درجے کا نادان تصور کرنے لگتے ہیں لیکن طلبہ کے سامنے اظہار نہیں کرتے اور انھیں میر تقی میرؔ کے اس شعر کی طرف موڑ دیتے ہیں ۔

ناز کی ان کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی ایک گلاب سی ہے

معائب تو نہیں محاسن ہی سمجھاتے رہتے ہیں ۔ میرؔ کی محبوبہ کے لب کی نازکی کو پڑھ سمجھ کر ہم کیا کریں؟ یہ لب میرے کس کام کے ۔نہ محبوبہ رہی اور نہ اس کے ہونٹ ۔۔۔دوسری اہم بات اس کے لب نازک تھے بھی یا نہیں ہم یہ کیسے مان لیں؟ ٹھوس ثبوت وشواہد کون پیش کر سکتا ہے؟؟ ویسے بھی شعرا کو مبالغے نامی مرض کا مریض کہا جاتا ہے ۔جو کالی کلوٹی محبوبہ کو چاند سے تشبیہ دیتا ہے ، دراصل وہ محبوبہ کی تعریف نہیں کر رہا ہوتا ہے ۔بلکہ اپنے اشعار کے حسن ومعیار بڑھا رہا ہوتا ہے اور یہ بیوقوف محبوبائیں خوشی سے پھولے نہیں سماتیں اپنی جیسے بوجھ سے ٹوٹ ہی نہ جائے ۔ان شوہروں کی محبت میری جان نہ لے لے ۔

جھوٹی تعریفیں سن کر ۔کاش! محبوبہ نہ سہی کم از کم قاری ہی احتجاج کرتے کہ ان کے ساتھ اتنا بڑا چھل یا دھوکا کیوں کیا جاتا ہے ۔

بہر حال! پروفیسر اگر خدانخواستہ شادی شدہ ہوئے تو پھر" نازکی لب" نہیں" ایک پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر" میں ہمیں الجھا دیتے ہیں ۔

افسانوی ادب کے مرد حضرات اپنی ازدواجی زندگی میں بیوی کو اپنی پسند کا کھانا نہیں کھانے دیں گے، اپنی پسند کے کپڑے نہیں پہننے دیں گے لیکن افسانوں، کہانیوں، ناولز میں عورت کے حقوق کی بات کریں گے ۔

طنز ومزاح تحریر میں بے چاری بیویوں کی جو درگت بنائی جاتی ہے ۔ بیویاں اس قدر بھولی ہوتی ہیں کہ احتجاج تو دور اعتراض تک نہیں کرتیں بلکہ شوہر کی ہنسی میں اپنی ہنسی شامل کرنا حق زوجیت سمجھتی ہیں ۔

میں نے سوچا کیوں نہ میں اس اقلیت برداری یعنی کہ مظلوم شوہر کے حقوق کی بات کروں؟ ایک بات بتا دوں کہ شوہر کا یہ طبقہ یا تو بے روزگار ہوتا ہے یا پھر مفلس ۔۔جس کے متعلق اکبر الہ آبادی نے کہا" مفلسی مرد کا اعتبار کھوتی ہے ۔ مفلسی بھی کئی طرح کی ہوتی، میرا گمان کہ آپ واقف ہوں گے ۔لہٰذا اس کی تفصیل لکھنا مناسب نہیں سمجھتی ۔

میرا مقصد مقہور ومجبور مفلس شوہر حضرات کو ڈکٹیٹر بیویوں سے نجات دلانا ہے ۔

آپ کے دل میں خیال ضرور آیا ہوگا کہ اس تحریک کی نمان کی وجہ اس وجہ کے علاوہ بھی ہو سکتی ہے ۔ جسے میں بتانا نہیں چاہتی، آپ بالکل درست سمجھ رہے ہیں ۔ دراصل عدالت کی طرف سے مجھ پر پابندی عائد ہے ۔بصورت دیگر ضرور بتاتی ۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ مجھے یوم خواتین کے موقع پر رہا کیا گیا ۔ہزاروں شوہر منتظر کھڑے تھے ۔جیل سے جوں ہی باہر آئی ایک نعرہ بلند ہوا" زندہ باد بے شوہر محترمہ زندہ باد، شوہر کی میسحا زندہ باد"

چند شوہر نے پھولوں کے ہار میرے گلے میں ایک کے بعد ایک یوں ڈالا کہ میری نازک سی گردن نازک ڈالی کی مانند جھک سی گئی کہ پھر اخبار میں یہ خبر شائع ہو کہ" شوہروں کے" ہار" نے (شکست نہیں)

" شوہر بچاؤ تحریک" کی بانی اور سربراہ کی جان لے لی"

بیویاں خوشیوں سے پاگل ہو کر شوہروں کو لا کر میں بند کروا دیں اور پارٹیاں دینے لگیں ۔

لاحول و لاقوۃ ۔۔پڑھتی ہوئی آگے بڑھی شوہروں کے ہجوم میں گھری ۔۔لیڈی انسپکٹر ممتا گھوش مجھے غرا کر دیکھ رہی تھیں ۔

اسے دیکھ کر مجھے ہنسی آئی ۔ وہ غیض وغضب سے پاؤں پٹختی چھوٹی سی پستل کمر سے نکالتی ہوئی آگے بڑھ گئیں ۔اس جانب سے ایک شوہر ٹوٹی چپل پہنے، پھٹے کپڑوں میں ملبوس پیشہ ور گداگر کے حلیے میں بدحواس لپکتا ہوا میرے قریب آیا ۔اور میرے قدموں میں گر پڑا ۔

" محترمہ بے شوہر! شوہروں کی داتا! اگر آپ مجھے میری انسپکٹر بیوی سے نجات دلا دیں ۔ ساری عمر آپ کی غلامی کروں گا"

میں نے جھک کر مفلوک الحال شوہر کا دایاں بازو پکڑ کر اٹھایا ۔

سوچنے لگی، انسپکٹر بیوی کے شوہر کی یہ درگت؟ واقعی یہ ہیبنڈ رائٹ کی بدترین مثال ہے ۔کس قدر 'شوہر برداری' کی حالت خستہ اور ناگفتہ بہ ہے ۔شوہر کے حقوق کے متعلق پارلیمنٹ میں ضرور ایک بل پاس ہونی چاہئے ۔

انھیں رعب اور پیار کے ملے جلے جذبے سے سرشار تقریباً ڈانٹتی ہوئی اظہار خیال کیا ۔

" میری سمجھ ایک بات نہیں آتی وہ یہ کہ تم مرد حضرات ہر عمر، ہر حال میں صنف نازک کے بے دام غلام بننے کے لیے کیوں تیار رہتے ہو ۔ غلامی تمھیں اس قدر عزیز کیوں ۔۔ میں تم شوہروں کی آزادی کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا رکھا ہے ۔ اور تم ہو کہ ۔۔دراصل تم بے چارے شوہر جانتے ہی نہیں کہ آزادی کیا نعمت ہوتی ہے، یہ بیوی سے کہیں حسیں ہوتی ہے ۔

اگر چہ بیوی سے آزادی کا موازنہ ہی غلط ہے ۔ لیکن تم رن مرید کوئی اور مثال سمجھ نہیں سکتے ۔۔ اس لیے ۔۔۔۔میں شوہروں کے غول میں گھری اکلوتی صنف نازک اپنی رہائش گاہ کی طرف گامزن تھی ۔مجھے شیطان نے ورغلایا کہیں تم ان شوہروں کے دل کی دھڑکن نہ بن جاؤ، سمجھ لو پھر کیا ہوگا؟ میں گھر پہنچی، میرا ملازم ٹی وی دیکھ رہا تھا، یوم خواتین کے موقع پر ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا تھا ۔ بیویوں کی جانب سے ۔۔اس سیمینار کا موضوع تھا" غیر شادی شدہ مرد کی زندگی کی الجھنیں" میرے ملک کی ایک ریاست کے وزیر اعلیٰ تقریر کر رہے تھے ۔وواہت پرش (شادی شدہ مرد) ملک اچھی طرح سے نہیں چلا سکتا ۔ وہ پتنی کی سیوا میں لگا رہتا ہے ۔کبھی ساڑھی میں لیس لگوا رہا ہوتا ہے کبھی بلاوج (بلاوز) لیے لپ اسٹک یا چوڑیاں کی میچنگ کر رہا ہوتا ہے ۔ مانتیے اٹل بہاری جیسا وودوان ہی ملک چلا سکتا ہے ۔"

دیکھیں اپنے راشٹر پتی میجائیل (میزائیل) مین اے پی جے عبد الکلام جی نے کتنا بڑھیا (عمدہ) کام کیا ۔۔ان سے بڑھیا کام بی جے پی پارٹی کے رہنما اٹل جی نے کیا انھیں ملک کے سرو شیشٹھ پد پہ بیٹھا دیا ۔ تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے ہال گونج اٹھا ۔

سامنے بیٹھے ہوئے سلمان خان نے وزیر اعظم کو ایک آنکھ ماری وہ شرما گئے ۔ راہل گاندھی نے زوردار قہقہہ لگایا ۔

سلمان خاں کھڑے ہوئے جھومتے ہوئے مائیک کے سامنے آئے ۔

اور کہا ۔ خواتین خود مختار ہوں چکی ہیں ۔ان کی خود مختاری سے شوہروں کو خوف لاحق کہ 'شوہر بچاؤ تحریک' کی ملزمہ محترمہ مس بے شوہر کو عدالت کلین چٹ نہ دے دے ۔

دل گرفتہ ہونے کی ضرورت نہیں، عدالت اپنا کام کرے گی، قانون سے بالا تر کوئی نہیں"

سلمان خان کی تقریر ابھی جاری تھی کہ ایک شوہر چیخ پڑا ۔۔"سلمان بابو! تم کیا جانو شوہر کا درد ۔۔

" جس کا پھٹے بیارو ہی جانے درد کا حال" ۔

پھر ایک بعد دیگرے ہوٹنگ پر اتر آئے ۔

اگر لال کرشن اڈوانی کی بیوی نہ ہوتی تو وزیر اعظم وہی بنتے ۔ شاید تمھیں معلوم نہیں، آدم کو جنت سے نکلوانے والی بیوی، رمتا کو جوگی بنانے والی بیوی، شاہ جہاں سے تاج محل بنانے والی بیوی، کتنی بیویوں کے ظلم وستم سناؤں تمھیں ۔ہم سب زندہ مثال تمھارے سامنے موجود ہیں شمار کر لو!

سلمان پریشان سے پلٹ کر پیچھے دیکھا واجپائی کی مسکراتی ہوئی تصویر ہاتھ جوڑے ہوئے ۔تو سامنے عبد الکلام کی تصویر ۔۔۔۔

احتجاجاً سارے شوہر واک آؤٹ کر گئے ۔

میں ٹی وی پہ یہ تماشہ دیکھ کر سوچ رہی تھی ۔واہ رے بیویاں! واہ رے منیجمنٹ! انتظاماً انھوں نے اگنی 2' کا کامیاب تجربہ کر ہی ڈالا ۔

ناظرین کی صف میں سب سے آگے بیٹھے تین بیویوں والے شوہر پچوری جی نے لمبی سانس لی کہ زندگی میں پہلی بار شوہر نے ہمت دکھائی اور سیمینار کو ناکام بنا کر ہم شوہروں کی لاج رکھ لی ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غزل

از: خمار بارہ بنکوی

ہم انہیں وہ ہمیں بھلا بیٹھے
دو گنہ گار زہر کھا بیٹھے
حال غم کہہ کے غم بڑھا بیٹھے
تیر مارے تھے تیر کھا بیٹھے
آندھیو جاؤ اب کرو آرام
ہم خود اپنا دیا بجھا بیٹھے
جی تو ہلکا ہوا مگر یارو
رو کے ہم لطف غم گنوا بیٹھے
بے سہاروں کا حوصلہ ہی کیا
گھر میں گھبرائے در پہ آ بیٹھے
ہم رہے مبتلائے دید وحرم
وہ دبے پاؤں دل میں آ بیٹھے
حشر کا دن ابھی ہے دور خمارؔ
آپ کیوں زاہدوں میں جا بیٹھے

☆☆☆☆☆☆☆

غزل

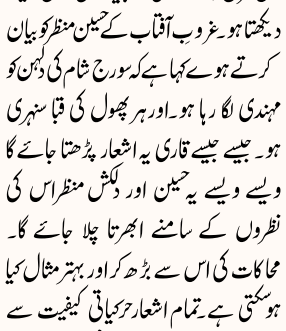
از: قمر جلالوی

نہ رکتے ہیں آنسو نہ تھمتے ہیں نالے
کہو کوئی کیسے محبت چھپا لے
کرے کوئی کیا گروہ آئیں یکا یک
نگاہوں کو روکے کہ دل کو سنبھالے
قیامت ہیں ظالم کی نیچی نگاہیں
خدا جانے کیا ہو جو نظریں اٹھا لے
تمہیں بندہ پرور ہمیں جانتے ہیں
بڑے سیدھے سادھے بڑے بھولے بھالے
قمرؔ میں ہوں مختار تنظیم شب کا
ہیں میرے ہی بس میں اندھیرے اجالے

عزائم

(افسانہ)

حُسین قُریشی، مہاراشٹر (انڈیا)



ڈاکٹر کنگے اتنے پاس نہ گھر تھا اور نہ کچھ اثاثہ موجود تھا ۔ڈاکٹر کنگے انھیں بخوبی جانتے تھے ۔ ذاکر ان کے دواخانے کے قریب وقتاً فوقتاً پھلوں کا ڈھیلا لگاتے تھے ۔ڈاکٹر کنگے ایک سماجی خدمات گار بھی تھے ۔وہ ذاکر کے معاشی حالات اور ایمانداری سے بخوبی واقف تھے ۔ اس لئے ذاکر کے مانگنے پر وہ دو تین سو روپئے ہفتے کے دن ادھار دے دیا کرتے تھے ۔ذاکر ان روپیوں سے پھل فروٹ خرید کر پورا ہفتہ پھیری لگا کر بیچتا رہتا ۔روز آنہ صبح سے شام پھیری لگاتے اور شام ہونے پر گھر آ کر حساب کرتے چند روپیوں میں گھر کے اخراجات پورے کر لیتے ۔اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کو روپیے واپس دینے کے لئے جمع رکھتے ۔ وہ برابر وعدے کے مطابق ڈاکٹر کنگے کے ادھار لئے روپیے لوٹا دیتے تھے ۔ اگر کبھی روپیوں کا انتظام نہ ہوتا تو بھی ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کر کے مجبوری بتاتے تھے ۔اس پر ڈاکٹر کنگے انھیں مزید مہلت دے دیتا تھا ۔اس طرح مصیبت و پریشانیوں میں وہ اپنے پریوار کے دن گزار رہے تھے ۔لیکن بچوں کی تعلیم وتربیت کر رہے تھے ۔

شام کو عابد اور عارف نے والد سے کہا" ابو جان! آپ آج اسکول سے ہمارا نام نکالنے کے لئے آئے تھے نا۔۔ابو جان! ہمیں اسکول جانا اچھا لگتا ہے ۔ ہم خوب پڑھے گے ۔ اچھے قابل انسان بنے گے ۔اور تمھارا نام روشن کرینگے ۔ تمھیں آرام دینگے" دونوں بیٹوں نے اپنے والد سے کہا ۔" شاباش!!۔۔۔ میرے بچوں۔۔۔۔۔تم قابل نبو ۔ اچھے اور نیک انسان بنو ۔بس یہی میری تمنا ہے ۔میں اسکول میں تمھارا نام نکال نے نہیں آیا تھا ۔بلکہ میں تو تمھارے استاد سے ملنے آیا تھا ۔'میرے بچے کیسے پڑھ رہے ہیں؟'؟ یہ دیکھنے آیا تھا ۔ میرے بچوں! تم دل لگا کر پڑھوں۔۔۔ ذاکر نے دونوں بیٹوں کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا ۔اسکی آنکھوں میں آنسوں تھے ۔ پتہ نہیں۔۔۔۔خوشی کے یا بے بسی کے ۔

عابد اور عارف دونوں جماعت ہفتم میں پڑھتے تھے ۔ وقت گزرتا چلا گیا ۔ دونوں بھائی خوب دل لگا کر پڑھائی کرتے ۔ وقت پر روز آنہ اسکول اور مدرسہ جاتے ۔ بڑی لگن ومحنت سے ہوم ورک کرتے ۔ساتھ ہی نماز وتلاوت بھی پابندی سے کیا کرتے تھے ۔کھیل کود میں زیادہ وقت نہیں گزارتے ۔ والد سے کسی چیز کی فرمائش نہیں کرتے ۔ جو ملتا اسی پر اتفاق کرتے ۔ یوں ہی دسویں سے بارہویں جماعت میں دونوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی ۔اچھے نمبرات کی وجہ سے دونوں بھائیوں کا سرکاری کالج میں ڈپلوما کورس میں داخلہ ہوگیا ۔ دو سال بڑی محنت ومشقت سے مکمل کرنے کے بعد دونوں بھائیوں کو سرکاری ملازمت ان کے نمبرات کی وجہ سے مل گئی ۔وہ میریٹ میں آئے تھے ۔ ہر سو ان کے چرچے ہوئے ۔لوگوں ششدر رہ گئے کہ ان غریب مفلس بچوں نے مثالی کارنامہ انجام دیا ہے ۔ ذاکر، اپنے بیٹوں کی کامیابی پر پھولے نہیں سمایا ۔اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا ۔کیوں کہ دنیا، جس تعلیم کو بے کار سمجھ کر انھیں طعنے دیتی تھی ۔آج وہ سب زبانیں سکوت اختیار کر گئی تھی ۔ ایک غریب والد کا سینہ فخر سے چوڑا ہو گیا تھا ۔

جب کوئی ذاکر کی تعریف کرتے ہوئے کہتا کہ" تمہاری محنت ،لگن اور تپ نے بچوں کو کامیابی عطا کی" تو وہ فوراً جواب دیتے کہ" نہیں۔۔۔نہیں۔۔ اس میں میرا کوئی رول نہیں ہے ۔ یہ سب اللہ کا کرم ہے جس نے میرے بچوں کے بلند" عزائم" کو کامیابی بخشی ۔اور انہیں صابر رکھا"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلمیٰ صدیقی علی گڑھ سے بمبئی تک ایک ترقی پسند آواز



1931 میں وارانسی میں پیدا ہوئیں، سلمیٰ صدیقی ایک طاقتور اردو ناول نگار اور تہذیبی مؤرخ کے طور پر ابھریں جن کا ادبی سفر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) سے شروع ہوا ۔انہوں نے اے ایم یو سے اردو میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی اور بعد میں اس کے ویمنس کالج میں تدریس کی، اور اپنے والد رشید احمد صدیقی جو ایک مشہور مزاح نگار اور پروفیسر تھے کے زیرِ اثر بننے والے متحرک فکری ماحول کا حصہ بنیں ۔ترقی پسند تحریک کی ایک اہم شخصیت، سلمیٰ صدیقی کے کام میں شناخت، یاد داشت اور سماجی تبدیلی جیسے موضوعات کو تلاش کیا گیا ہے ۔ اگر چہ ان کی مطبوعہ تصانیف محدود رہیں، لیکن ان کا ناول سکندر، جو ایک خاندانی ملازم سے متاثر ہے وفاداری اور طبقاتی تفریق پر ایک پُر درد عکاسی ہے ۔وہ ان ادبی قدآور ہستیوں سے گہری متاثر تھیں جو ان کے والد کے گھر آتے تھے، جن میں ای ۔ایم ۔فارسٹر، ڈاکٹر ذاکر حسین اور کے ۔اے ۔عباس شامل تھے ۔وہ اپنے ناول 'سکندر نما' کے لئے سب سے زیادہ مشہور ہوئیں تھیں جس میں وہ اپنی گھریلو مدد سکندر کے مختلف فقرے دستا



روزنامہ ورقِ تازہ 3
ریاستی۔قومی
دَینِک ورک-ए-تاजा
04 Nov. 2026

صفحہ ۲ر سے آگے۔۔۔

اقبال کی نظموں میں طبعی جمالیات

وادی کے نوا فروش یعنی طائرانِ خوش نوا بھی خاموش ہیں۔فطرت بے ہوش ہو کر شب کی آغوش میں سو چکی ہے۔تاروں کا قافلہ بھی خاموش اور بے درا ہے۔یعنی وہاں بھی کوئی حرکت نہیں گویا ساری کائنات بے ہوش اور مدہوش ہے۔اس نظم میں ایسی کیفیت ہے کہ نظم پڑھنے سے قاری پر ایک غنودگی سی طاری ہونے لگتی ہے۔طبعی جمالیات کی ایسی تصویر کشی کیا قابلِ داد و تحسین نہیں؟ایک اعلیٰ درجے کا فطرت نگار شاعر ہی حسنِ فطرت کی ایسی لفظی تصویر کھینچ سکتا ہے۔نظم "خضرِ راہ" کے پہلے بند کے یہ ابتدائی اشعار بھی دیکھیں جن میں سکوت کی کس قدر بہترین مرقع کشی کی گئی ہے۔

ساحل دریا پہ میں اک رات تھا محوِ نظر — گوشہ دل میں چھپائے اک جہانِ اضطراب
شب سکوت افزا، ہوا آسودہ، دریا نرم سیر — تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویرِ آب

دریا کے سکوت کو تصویرِ آب سے تعبیر کرنا۔موجوں کی خاموشی کو گہوارے میں سوئے ہوئے طفل شیر خوار کی خاموشی سے تشبیہ دینا فن کارانہ حسن کی بہترین مثال ہے۔ان اشعار سے دریا کے سکوت کی تصویر بخوبی نمایاں ہوتی ہے۔"ساقی نامہ" اقبال کی شاہکار نظموں میں سے ایک ہے۔یہ نظم غیر معمولی سلاست و روانی، اور صوری و معنوی حسن کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔اس نظم کے پہلے بند میں اقبال نے موسمِ بہار کی منظر کشی کی ہے۔یہاں بھی اقبال جمال پرست شاعر اور بہترین مصورِ فطرت کی حیثیت سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔موسمِ بہار ہے، پہاڑ کے دامن میں رنگ برنگ کے پھول کھلے ہوئے ہیں جن سے دامن کوہسار باغِ ارم بن گیا ہے۔ہواؤں میں ایسا کیف اور سرور ہے کہ پرندے اس کیف و سرور سے سرشار ہیں اور اپنے آشیانوں میں ٹھہرنے کے لیے تیار نہیں۔ان پُر کیف ہواؤں سے سرشار ہو کر وہ اپنے نغموں سے فضاؤں کو اور بھی کیف آگیں بنا رہے ہیں۔پہاڑی ندی اچھلتی پھلکتی، اٹھلتی، سرکتی اور بل کھاتی ہوئی بہتی چلی جا رہی ہے۔پہاڑ کے دامن میں طرح طرح کے پھول، پرندوں کی نغمہ زنی پُر کیف ہوائیں، ندی کا بل کھاتے ہوئے بہنا۔اقبال نے ان تمام مناظر کی ایسی دل نشین تصویر کھینچی ہے کہ اس بند کو بار بار پڑھنے پر بھی طبیعت سیر نہیں ہوتی۔مصرعوں کی ترنم خیزی ایک الگ جادو جگاتی ہے۔نظم "جگنو" اقبال کے پروازِ تخیل اور زبردست قوتِ متخیلہ کی دلیل ہے۔رات ہے اور چمن میں جگنو اڑ رہا ہے۔جگنو کو کس نے نہیں دیکھا ہوگا؟ ظاہر ہے کہ ہر کسی نے دیکھا ہوگا اور بیسیوں بار دیکھا ہوگا لیکن جب اقبال اس جگنو کو دیکھتے ہیں تو ان کا پروازِ تخیل کہاں سے کہاں جاتا ہے ملاحظہ کریں:

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں — یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں
آیا ہے آسماں سے اڑ کر کوئی ستارہ — یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں

چمن میں جگنو کی چمک اور روشنی کو دیکھ کر شاعر پر ایک عجیب سحر طاری ہے۔وہ اس ننھے سے کیڑے کی روشنی سے ایسا متاثر ہے کہ اسے سمجھ میں نہیں آرہا کہ اسے کیا نام دے۔کہتا ہے کہ چمن میں جگنو چمک رہا ہے یا بزمِ گلستاں میں کوئی شمع جل رہی ہے۔آسمان سے کوئی ستارہ چمن میں آگیا ہے یا چاندی کی کرن میں زندگی پیدا ہو چکی ہے۔رات کی حکومت میں کوئی دن کا سفیر آیا ہے جو اپنے وطن میں تو گمنام تھا لیکن مسافرت کی حالت میں چمکنے لگا ہے۔چاند کی پوشاک سے کوئی چمکتا ہوا تکمہ گرا ہے یا سورج کے لباس میں کوئی ذرہ چمک رہا ہے۔کیا یہ حسنِ ازل (خدا کے حسن) کی ایک پوشیدہ جھلک تھی جسے قدرت نے عالم بالا کی خلوت سے دنیا کی جلوت میں لے آئی ہے۔آخر یہ چمکتا ہوا ننھا سے کیڑا کیا ہے؟ پھر شاعر نے اسے ایک چھوٹا سا چاند کہا ہے جس میں روشنی بھی ہے اور تاریکی بھی۔کبھی یہ چاند گہن میں آجاتا ہے تو کبھی گہن سے باہر نکل جاتا ہے۔یعنی جب جگنو اپنی دم کو بازوؤں میں چھپا لیتا ہے تو ظلمت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور جب اڑنے لگتا ہے تو سراپا نور بن جاتا ہے۔پھر کہا ہے کہ یوں تو پروانہ اور جگنو دونوں بھی چھوٹے سے پتنگے ہیں لیکن قدرت کی کاریگری اور شان دیکھیے کہ پروانہ روشنی کا طالب ہوتا ہے جب کہ جگنو سراپا روشنی ہے۔"عشق اور موت" انگریزی کے ملک الشعرا ٹینی سن سے ماخوذ دلچسپ اور خوبصورت نظم ہے۔اس میں اقبال نے تخلیق کائنات کی ابتدا کا ایک خیالی منظر پیش کیا ہے۔یہاں اقبال نے چشمِ تصور سے کام لے کر ایک منظر تخلیق کیا ہے جو سراسر حرکیاتی ہے۔جدھر نظر ڈالیں ادھر کچھ نہ کچھ سرگرمی جاری ہے۔گویا ایک پراسیس ہے جو مسلسل جاری ہے۔

سہانی نمودِ جہاں کی گھڑی تھی — تبسم فشاں زندگی کی کلی تھی
کہیں مہر کو تاجِ زمرد رہا تھا — عطا چاند کو چاندنی ہو رہی تھی

یہاں اقبال نے اپنے غیر معمولی پروازِ تخیل سے کام لے کر ابتدائے آفرینش کا ایسا جمال پرور نقشہ کھینچا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تخلیق کائنات کی ابتدا میں ایسا ہی کچھ ہوا ہوگا۔ابتدائے آفرینش کا سہانا منظر ہے۔تبسم فشاں زندگی کی کلی ہے۔یعنی دنیا میں زندگی کا آغاز ہو رہا ہے۔مہر کو تاجِ زمرد رہا ہے۔یعنی سورج کو روشنی دی جا رہی ہے۔چاند کو چاندنی عطا ہو رہی ہے۔شام کو سیہ رنگ کا لباس پہنایا جا رہا ہے تو ستاروں کو چمکنے دمکنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔یعنی رات اور دن کا نظام قائم کیا جا رہا ہے۔کہیں شاخِ ہستی کو پتے لگ رہے ہیں۔یعنی دنیا میں مختلف چیزیں پیدا کی جا رہی ہیں۔فرشتے شبنم کو رونا سکھا رہے ہیں تو کہیں پھولوں کو ہنسنا سکھایا جا رہا ہے۔گویا کارکنانِ قضا و قدر نظامِ کائنات قائم کرنے میں مصروف ہیں۔کالی کالی گھٹاؤں کو شاعر نے حور کی چوٹی سے تشبیہ دی ہے اور کہا ہے کہ کہیں حور اپنی چوٹی کھولے ہوئے کھڑی تھی۔یہ تمام مناظر وہ ہیں جسے شاعر نے کبھی دیکھا نہیں۔ان دیکھے واقعے یا منظر کو اپنے زورِ تخیل کے سہارے تخلیق کرنا کمالِ فنکاری نہیں تو اور کیا ہے۔اس بند کا اگر غور سے مطالعہ کریں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سامنے ایک فلم چل رہی ہے اور ہم یہ تمام مناظر چشمِ خود دیکھ رہے ہیں۔ایسے دلکش و دلفریب خیالی منظر پر ہزار ہا واقعات قربان۔

مختصر یہ کہ اقبال کی نظمیں فکر و فلسفہ، پیغامِ ہدایت، گہری بصیرت، درسِ اخوت اور نکتہ ہائے دقیق ہی کی حامل نہیں بلکہ ان کی نظموں میں وہ تمام فنی نزاکتیں، شعری حسن، لطافت و پاکیزگی اور زیبائی و رعنائی بھی ہے جو اعلیٰ درجے کی شاعری کے اجزائے لازمہ سمجھے جاتے ہیں۔حسنِ فطرت کی مصوری کے اعتبار سے بھی اقبال کی نظمیں بے مثال اور انتہائی حسین ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یومِ ترغیبِ مطالعہ کے کامیاب انعقاد پر ادریس نائیک واڑی کے ہاتھوں اسکول منتظمین میں اسناد تقسیم

اردو اکادمی کی کارکردگی پر رکن قانون ساز کونسل کا اظہارِ اطمینان، حسین اختر کی تعلیمی اسکیموں سے استفادہ کرنے کی اپیل

ممبئی: ۳؍نومبر (نامہ نگار): ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یومِ پیدائش کے موقع پر منائے جانے والے "یومِ ترغیبِ مطالعہ" کے کامیاب انعقاد پر آج بتاریخ ۳؍نومبر کو مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کی جانب سے منتر الیہ ممبئی کے احاطے میں ایک خصوصی تقریب منعقد کی گئی، جس میں رکن قانون ساز کونسل ادریس نائیک واڑی کے ہاتھوں اس پروگرام میں حصہ لینے والے اسکولوں کے منتظمین اور نمائندوں کو اسناد پیش کی گئیں۔اس موقع پر اردو، مراٹھی اور انگریزی میڈیم اسکولوں کی تعلیمی سرگرمیوں اور مطالعے کے رجحان کو فروغ دینے کی کوششوں کو سراہا گیا۔اس موقع پر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے چیئرمین سید حسین اختر نے قلیتی طبقے کے اردو اسکولوں، اساتذہ اور طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اکادمی کی جانب سے جاری مختلف تعلیمی و ادبی اسکیموں سے بھرپور استفادہ کریں اور اردو زبان و ادب کے فروغ کے ساتھ تعلیمی ترقی میں بھی اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں اور اساتذہ کو دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے طلبہ کی علمی، ادبی اور تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا چاہیے۔اکادمی کی مختلف اسکیمیں اردو تعلیمی اداروں اور طلبہ کے لیے مفید مواقع فراہم کرتی ہیں، اس لیے ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جانا چاہیے۔واضح رہے کہ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کی جانب سے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یومِ پیدائش کے موقع پر یومِ ترغیبِ مطالعہ کے تحت مختلف تعلیمی سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا تھا، جس میں مہاراشٹر کے متعدد اردو، مراٹھی اور انگریزی میڈیم اسکولوں نے بھی حصہ لیا۔اس پروگرام کا بنیادی مقصد طلبہ میں مطالعے کا شوق پیدا کرنا، کتابوں سے رشتہ مضبوط کرنا اور اسکولوں میں علمی و تعلیمی سرگرمیوں کو فروغ دینا تھا۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے رکن قانون ساز کونسل ادریس نائیک واڑی نے کہا کہ قلیتی طبقے کو مرکزی اور ریاستی حکومت کی مختلف اسکیموں سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے، تاکہ سماجی، تعلیمی اور معاشی ترقی کی راہیں ہموار ہو سکیں۔انہوں نے تعلیمی بیداری کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ اور تعلیمی اداروں کو دستیاب مواقع سے استفادہ کرنا چاہیے۔اس موقع پر انہوں نے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کی سرگرمیوں اور کارکردگی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی اردو زبان و ادب کے تئیں کافی سرگرم اور سنجیدہ دکھائی دے رہی ہے۔انہوں نے اکادمی کی ان کوششوں کو قابلِ ستائش قرار دیا۔تقریب میں الیاس خان سر، تنویر احمد انصاری، ڈاکٹر خالد احمد، رفیق لقمان شاہ، قمر ناز کے علاوہ دیگر معزز مہمانان، اسکولوں کے منتظمین اور سرپرستوں نے شرکت کی۔پروگرام کے دوران مختلف اسکولوں کی تعلیمی سرگرمیوں اور یومِ ترغیبِ مطالعہ کے کامیاب انعقاد میں ان کے تعاون کو سراہتے ہوئے اسناد پیش کی گئیں۔اس موقع پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ مطالعے کی عادت کو فروغ دینے، اردو اسکولوں کو تعلیمی میدان میں مستحکم بنانے اور نئی نسل کو علم و ادب سے وابستہ کرنے کے لیے اس طرح کی سرگرمیاں مستقبل میں بھی جاری رکھی جائیں گی۔

جامعہ دارالہدیٰ اسلامیہ کے زیرِ اہتمام 'سباق نیشنل آرٹس فیسٹ 2026'' کا قومی سطح پر انعقاد

کیرالا: ۳؍نومبر (محمد فداء المصطفیٰ قادری): دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی، کیرالا کے زیرِ اہتمام قومی سطح کا عظیم الشان تعلیمی، ادبی، ثقافتی اور فنی پروگرام "دارالہدیٰ سباق نیشنل آرٹس فیسٹ 2026'' یکم نومبر سے 29 نومبر 2026 تک منعقد کیا جا رہا ہے۔اس قومی سطح کے آرٹس فیسٹ میں ملک کی 20 سے زائد ریاستوں سے تعلق رکھنے والے 5 ہزار سے زائد طلبہ حصہ لے رہے ہیں۔طلبہ کی اتنی بڑی تعداد اور ملک کے مختلف خطوں کی نمائندگی اس پروگرام کی وسعت، مقبولیت اور تعلیمی و ثقافتی اہمیت کو نمایاں کرتی ہے۔دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی، جو کیرالا کے معروف دینی و تعلیمی اداروں میں شمار ہوتی ہے، دینی تعلیم کے ساتھ طلبہ کی علمی، فکری، ادبی، اخلاقی اور تخلیقی تربیت پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔ادارے کا تعلیمی تصور صرف نصابی تعلیم اور علمی اسناد تک محدود نہیں، بلکہ طلبہ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو نکھارنا، ان میں قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنا اور انہیں زندگی کے مختلف میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے قابل بنانا بھی اس کے اہم مقاصد میں شامل ہے۔اسی تعلیمی و تربیتی فکر کے تحت یونیورسٹی ہر سال مختلف علمی، ادبی، ثقافتی اور ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام کرتی ہے۔"سباق نیشنل آرٹس فیسٹ" بھی اسی سلسلے کی ایک اہم اور قابلِ ذکر کڑی ہے۔اس سال کے سباق نیشنل آرٹس فیسٹ کی سرگرمیوں کا ایک اہم مرحلہ یکم نومبر 2026 کو مکمل ہوا، جب دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی کے مرکزی کیمپس کے ساتھ اس کے تمام ملحقہ آف کیمپس برانچز میں نان اسٹیج مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ان مقابلوں میں اردو، عربی، انگریزی اور ہندی سمیت مختلف زبانوں کے متعدد ادبی، علمی اور تخلیقی پروگرام شامل تھے۔طلبہ کو کہانی نویسی، مضمون نگاری، انشائیہ نویسی، فیچر ہوم اور دیگر مختلف اصناف میں اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع فراہم کیا گیا۔ان مقابلوں کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ ان میں طلبہ نے اپنی تحریری، ادبی، لسانی اور تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔مختلف زبانوں میں منعقد ہونے والے ان پروگراموں کا مقصد طلبہ کے اندر زبان و ادب سے دلچسپی پیدا کرنے، تحریری صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور ان کی تخلیقی فکر کو جِلا بخشنے کے ساتھ انہیں اپنی علمی و ادبی استعداد کو عملی طور پر پیش کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔مرکزی کیمپس کے ساتھ تمام ملحقہ آف کیمپس برانچز میں ان مقابلوں کا انعقاد اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یونیورسٹی اپنے وسیع تعلیمی نیٹ ورک سے وابستہ تمام طلبہ کو قومی سطح کی سرگرمیوں میں شرکت اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے یکساں مواقع فراہم کر رہی ہے۔نان اسٹیج مقابلوں میں شریک طلبہ کے نتائج کا اعلان ان شاء اللہ نومبر کے آخری ایام میں منعقد ہونے والے گرینڈ سباق کے موقع پر کیا جائے گا۔اس سلسلے میں 24، 25 اور 26 نومبر کو منعقد ہونے والے گرینڈ سباق پروگرام کے دوران مختلف مقابلوں کے نتائج کا اعلان کیا جائے گا، جب کہ نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو انعامات اور اعزازات سے بھی نوازا جائے گا۔اس موقع پر کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کے ذریعے ان کی محنت، صلاحیت اور تخلیقی کاوشوں کو سراہا جائے گا۔یہ مرحلہ ان طلبہ کے لیے خصوصی اہمیت رکھتا ہے جنہوں نے مختلف زبانوں اور اصناف میں منعقد ہونے والے نان اسٹیج مقابلوں میں حصہ لیا ہے۔نتائج کے اعلان اور انعامات کی تقسیم سے نہ صرف کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوگی بلکہ دیگر طلبہ کو بھی آئندہ مقابلوں میں مزید محنت اور دلچسپی کے ساتھ شرکت کرنے کی ترغیب ملے گی۔سباق نیشنل آرٹس فیسٹ 2026 کا ایک اہم اور مرکزی مرحلہ فائنل راؤنڈ ہوگا، جو 26، 27 اور 28 نومبر کو منعقد کیا جائے گا۔ان تاریخوں میں مختلف مقابلوں کے آخری مراحل اور فائنل پروگرام پیش کیے جائیں گے، جہاں منتخب طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع ملے گا۔اس مرحلے میں طلبہ کے درمیان مختلف علمی، ادبی، ثقافتی اور فنی مقابلوں کا انعقاد ہوگا، جو اس پورے فیسٹ کی سرگرمیوں کا ایک اہم حصہ ہوگا۔اس طرح یکم نومبر کو منعقد ہونے والے نان اسٹیج مقابلوں سے لے کر نومبر کے آخری ایام میں ہونے والے فائنل راؤنڈ تک یہ پورا پروگرام طلبہ کی مختلف النوع صلاحیتوں کو سامنے لانے اور انہیں قومی سطح پر اپنی شناخت قائم کرنے کا موقع فراہم کر رہا ہے۔

سپیکٹرم انڈیا 2026 کا کامیاب اختتام، جدید طبی ٹیکنالوجی اور انٹرونیشنل ریڈیالوجی کے فروغ پر زور

ممبئی: 3 نومبر (راست): انٹرونیشنل ریڈیالوجی اور جدید طبی طریقۂ علاج کے فروغ کے لیے منعقدہ تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس 'سپیکٹرم انڈیا 2026' یکم نومبر کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ 30 اکتوبر سے یکم نومبر تک منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں ہندوستان اور بیرونِ ملک کے ممتاز طبی ماہرین، ڈاکٹروں، تربیت حاصل کرنے والے نوجوان معالجین اور ہیلتھ کیئر شعبے سے وابستہ ذمہ داران نے شرکت کی۔کانفرنس کا انعقاد جدید پورٹل وین علاج میں مہارت رکھنے والے امریکی طبی پروگرام 'پورٹل 360' کے اشتراک سے کیا گیا تھا۔کانفرنس کے پہلے روز 30 اکتوبر کو ٹاٹا میموریل اسپتال، پریل میں عملی تربیتی ورکشاپ اور جدید طبی طریقوں کا براہ راست مظاہرہ کیا گیا، جبکہ بعد کے سائنسی اجلاس، اہم خطابات اور لائیو کیس براڈ کاسٹ ہوٹل ٹرائیڈینٹ، نریمن پوائنٹ میں منعقد ہوئے۔کانفرنس میں اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی کہ جدید طبی ٹیکنالوجی اور کم سے کم جراحی کے طریقوں کو عام مریضوں تک کس طرح پہنچایا جائے اور علاج کے اخراجات میں کمی کے ساتھ طبی سہولتوں کا معیار بھی برقرار رکھا جائے۔

آرگنائزنگ چیئرپرسن ڈاکٹر سویش کلکرنی نے کہا کہ طرزِ زندگی اور غذائی عادات میں تبدیلی کے باعث ہندوستان میں چھاتی کے سرطان کے معاملات میں اضافہ ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ابتدائی مرحلے کے چھاتی کے سرطان کے علاج کے لیے امیج گائیڈڈ ایبلشن اور کرائیو ایبلشن جیسی جدید تکنیکوں پر تحقیق جاری ہے، جن کے ذریعے بعض مریضوں کو روایتی جراحی کے بغیر علاج کی سہولت فراہم کی جا سکتی ہے۔ان طریقوں کو ملک بھر میں قابلِ رسائی بنانے کے لیے مقامی سطح پر طبی آلات تیار کرنے اور نیشنل کینسر گرڈ کے ذریعے علاج کے معیاری رہنما اصول وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ڈاکٹر بھاویش پوپٹ نے خواتین کی صحت کے شعبے میں انٹرونیشنل ریڈیالوجی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رحم کی رسولیوں، تھائیرائڈ کی گانٹھوں اور ویریکوز ویئنز جیسے امراض کا علاج اب کئی صورتوں میں بغیر بڑی جراحی اور ٹانکوں کے ممکن ہو رہا ہے۔انہوں نے بتایا کہ یوٹیرائن فائبرائڈ ایمبولائزیشن (UFE) کے ذریعے رحم کو محفوظ رکھتے ہوئے علاج کیا جا سکتا ہے، جس سے مریضوں کو روایتی جراحی کے مقابلے میں کم تکلیف اور نسبتاً جلد صحت یابی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔کانفرنس میں 'میک اِن انڈیا' کے تحت مقامی طبی ٹیکنالوجی کی تیاری کو بھی اہم موضوع بنایا گیا۔ڈاکٹر رائے سنتوشم نے بتایا کہ آئی آئی ٹی جیسے تعلیمی اور تحقیقی اداروں کے اشتراک سے ہندوستان میں روبوٹک اور لیزر گائیڈڈ طبی آلات تیار کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔اس سے درآمد شدہ آلات پر انحصار اور ان کی بھاری لاگت کم کرنے میں مدد ملے گی، جبکہ درست بایوپسی اور مخصوص حصوں کے علاج جیسی سہولتیں زیادہ مریضوں تک پہنچ سکیں گی۔کانفرنس کے اختتام پر ماہرین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بین الاقوامی تعاون، جدید طبی تحقیق، مقامی ٹیکنالوجی کی تیاری اور معیاری علاج کے رہنما اصولوں کے ذریعے ہندوستان میں انٹرونیشنل ریڈیالوجی کو مزید فروغ دیا جائے گا، تاکہ مریضوں کو کم خرچ، کم تکلیف اور بہتر طبی سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔آرگنائزنگ چیئرپرسن ڈاکٹر سویش کلکرنی نے کہا کہ طرزِ زندگی اور غذائی عادات میں تبدیلی کے باعث ہندوستان میں چھاتی کے سرطان کے معاملات میں اضافہ ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ابتدائی مرحلے کے چھاتی کے سرطان کے علاج کے لیے امیج گائیڈڈ ایبلشن اور کرائیو ایبلشن جیسی جدید تکنیکوں پر تحقیق جاری ہے، جن کے ذریعے بعض مریضوں کو روایتی جراحی کے بغیر علاج کی سہولت فراہم کی جا سکتی ہے۔کانفرنس میں 'میک اِن انڈیا' کے تحت مقامی طبی ٹیکنالوجی کی تیاری کو بھی اہم موضوع بنایا گیا۔ڈاکٹر رائے سنتوشم نے بتایا کہ آئی آئی ٹی جیسے تعلیمی اور تحقیقی اداروں کے اشتراک سے ہندوستان میں روبوٹک اور لیزر گائیڈڈ طبی آلات تیار کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔اس سے درآمد شدہ آلات پر انحصار اور ان کی بھاری لاگت کم کرنے میں مدد ملے گی، جبکہ درست بایوپسی اور مخصوص حصوں کے علاج جیسی سہولتیں زیادہ مریضوں تک پہنچ سکیں گی۔کانفرنس کے اختتام پر ماہرین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بین الاقوامی تعاون، جدید طبی تحقیق، مقامی ٹیکنالوجی کی تیاری اور معیاری علاج کے رہنما اصولوں کے ذریعے ہندوستان میں انٹرونیشنل ریڈیالوجی کو مزید فروغ دیا جائے گا، تاکہ مریضوں کو کم خرچ، کم تکلیف اور بہتر طبی سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔

"اقبالِ جرم" کی رسمِ اجراء پر بالاپور میں یادگار کل ہند مشاعرہ

بالاپور: ۳؍نومبر (راست): معروف شاعر جناب منظور ندیم (سابق سیشن جج) کے دوسرے شعری مجموعے "اقبالِ جرم" کی رسمِ اجرا کے موقع پر ان کے آبائی وطن بالاپور میں انجمن تحفظِ اردو ادب کی جانب سے ایک کل ہند مشاعرے کا انعقاد یکم نومبر اتوار کی شب عمل میں آیا۔اکولہ روڈ پر نئے تعمیر شدہ وسیع و عریض شاردا خان فنکشن ہال میں منعقدہ اس عظیم الشان مشاعرے کی صدارت ملک کے معروف شاعر اور 87 سالہ مشہور صحافی ڈاکٹر محسن جلگانوی (حیدرآباد) نے فرمائی۔کتاب کی رسمِ اجرا پنجابی یونیورسٹی مالیر کوٹلہ پنجاب کے صدر شعبۂ اردو پروفیسر زینت اللہ جاوید کے ہاتھوں انجام دی گئی۔مشاعرے سے قبل معروف بزرگ شاعر الحاج فصیح اللہ خان نقیب (سابق پرنسپل) نے شعری مجموعہ اقبالِ جرم کے تعلق سے ایک تفصیلی خاکہ بعنوان "اقبالِ جرم ایک منصف کا" پیش کیا۔ابتدائی نظامت کے فرائض میزبان انجمن کے صدر اور پروگرام کے روحِ رواں جناب عارف زماں اور مہمان شاعر فہیم اختر نے انجام دئے۔بطور مہمانانِ خصوصی علاقہ برار کے نامور سینیر شاعر و ڈاکٹر قاضی سعید افسر اچلپوری، جواں سال صحافی و شاعر جناب سعد اللہ خاں سہیل (حیدرآباد) نیز معروف مزاح نگار جناب شکیل اعجاز اکولوی شریکِ بزم رہے۔اس موقع پر صاحبِ کتاب جناب منظور ندیم کو مختلف اصحاب کی جانب سے شالوں اور گلہائے عقیدت کے علاوہ علاقے کی گنگا جمنی تہذیب کی حامل معروف ادبی تنظیم سحرِ غزل اکیڈمی کی جانب سے جیون گورو پرسکار سے بھی نوازا گیا۔انجمن کے مختلف اراکین کی جانب سے تمام مہمانان و شعراء کی گلپوشی کے بعد وِدربھ کے مشہور شاعر و ہر دلعزیز ڈاکٹر گنیش گائیکواڑ (آغاز بلڈانوی) نے شمع افروزی کی رسم انجام دی نیز مقبول ناظمِ مشاعرہ جناب مستقیم ارشد کی پرکیف نظامت میں ایک کل ہند مشاعرے کا آغاز کا ہوا۔مذکورہ بالا شعراء کے علاوہ جن منتخب بیرونی شعراء نے اپنے کلام بلاغت آمیز سے سامعین کے جمِ غفیر کو فیضیاب کیا ان میں نعیم اختر خادمی فرحان دل مقصود اشرف فاروق رضا التمش شمس عبدالاحد امجد ناز پروائی نفیسہ حیا ڈاکٹر انجم عروج ڈاکٹر محب وفا خیب تابش عاقب ضمیر غلام جاوید عمران ثانی اسد تابش شہزاد انور اظہار راشد اشفاق احمد اشفاق اور عقیل ساحر قابل ذکر ہیں۔پروگرام کو مثالی کامیابی سے ہمکنار کرنے میں صدرِ انجمن عارف زماں کے علاوہ سکریٹری ذاکر حسین نیز دیگر اراکین غلام معیز الدین اشفاق احمد اشفاق ابراہیم شوق فاروق شیخ محمد عاصم سید عتیق محمد قمر محمد اسماعیل نیز ڈاکٹر محمد مزمل پیش پیش رہے۔رات ساڑھے چار بجے انجمن کے خازن فاروق شیخ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اسطرح صبح ہوتے ہوتے یہ یادگار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

روٹی بینک اکولہ کا ہیلتھ اسکریننگ کیمپ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

ڈاکٹروں، اساتذہ اور وکلاء سمیت بڑی تعداد میں مختلف پروفیشنلز نے کروائی اپنی صحت کی جانچ



اکولہ، 3 نومبر 2026ء: (راست): سماجی خدمات کے میدان میں مسلسل سرگرم عمل روٹی بینک اکولہ (فلائنگ کلرس ایجوکیشن فاؤنڈیشن) کی جانب سے یکم نومبر 2026ء کو منعقدہ ہیلتھ اسکریننگ کیمپ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔اس کیمپ میں شہر کے ڈاکٹروں، اساتذہ، وکلاء سمیت مختلف شعبوں سے وابستہ پروفیشنلز نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے اپنی صحت کی جانچ کروائی۔اس کیمپ کا افتتاح ڈاکٹر زبیر احمد (ڈینٹسٹ) کے ہاتھوں عمل میں آیا۔روٹی بینک سینٹر، دیپک چوک، اکولہ میں منعقدہ اس کیمپ کا بنیادی مقصد عوام میں صحت کے تعلق سے بیداری پیدا کرنا اور بیماریوں کی بروقت تشخیص اور مناسب علاج کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا۔اس کیمپ کی خاص بات یہ رہی کہ شعبۂ صحت سے وابستہ ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور قانونی شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھی خود آگے بڑھ کر اپنی صحت کی جانچ کروائی۔اس اقدام کے ذریعے سماج کے دیگر طبقات کو بھی باقاعدگی سے ہیلتھ چیک اَپ کروانے کا ایک مثبت پیغام ملا۔اس موقع پر روٹی بینک کے صدر ڈاکٹر زبیر ندیم نے کہا کہ آج کی مصروف طرزِ زندگی میں لوگ اپنے کام اور ذمہ داریوں کے درمیان اپنی صحت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔اکثر لوگ بیماری کی علامات ظاہر ہونے کے بعد ہی طبی جانچ کرواتے ہیں، جبکہ باقاعدہ ہیلتھ چیک اَپ کے ذریعے صحت سے متعلق کئی مسائل کی بروقت نشاندہی ممکن ہے۔روٹی بینک کے سکریٹری ڈاکٹر مجاہد احمد نے بھی کیمپ میں شرکت کرنے والے تمام شہریوں، ڈاکٹروں، اساتذہ اور وکلاء کا شکریہ ادا کیا۔آخر میں روٹی بینک اکولہ کی جانب سے اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ مستقبل میں بھی سماج کے مختلف طبقات کے لیے صحت سے متعلق بیداری اور عوامی خدمت کے ایسے پروگراموں کا انعقاد جاری رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر ضمیر حسن کی طبی خدمات کے 50 سال مکمل، بی او بی اے فیملی نے کیا پرتپاک استقبال

بھیونڈی: ۳؍نومبر (شارف انصاری):- شہر کے معروف سینئر معالج ڈاکٹر ضمیر حسن کی طبی خدمات کے 50 سال مکمل ہونے پر 2 نومبر 2026 کو برہان پور اولڈ بوائز ایسوسی ایشن (B.O.B.A Family) کی جانب سے نواب ڈھابہ، بھیونڈی میں ایک پُر وقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر ایسوسی ایشن سے وابستہ ڈاکٹروں نے ڈاکٹر ضمیر حسن کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے ان کی گل پوشی کی، شال اوڑھائی اور گلدستے و تحائف پیش کر کے انہیں خراجِ تحسین پیش کیا۔واضح رہے کہ ڈاکٹر ضمیر حسن نے برہان پور کے سیفیہ حمیدیہ یونانی طبیہ کالج سے طبی تعلیم حاصل کی ہے۔ان کا نصف صدی پر محیط طبی سفر پیشہ ورانہ لگن، محنت اور انسانیت کی خدمت کے جذبے کی ایک نمایاں مثال ہے۔طب یونانی کے شعبے سے وابستگی کے ساتھ انہوں نے پانچ دہائیوں تک اپنی طبی خدمات جاری رکھیں۔تقریب کے دوران موجود ڈاکٹروں نے ڈاکٹر ضمیر حسن کی طویل طبی خدمات کو قابلِ قدر قرار دیتے ہوئے ان کے تجربے اور خدمات کو سراہا۔ساتھی معالجین نے ان کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے دعائیں بھی کیں۔تقریب کے اختتام پر عشائیے کا اہتمام کیا گیا، جس میں تمام معالجین نے باہمی ملاقات اور خوش گوار ماحول میں وقت گزارا۔اس موقع پر ڈاکٹر تبریز خان، ڈاکٹر شفیق انصاری، ڈاکٹر مسرور انصاری، ڈاکٹر عالمگیر، ڈاکٹر صادق، ڈاکٹر ساجد، ڈاکٹر عبدالباری، ڈاکٹر ابو طالب اور ڈاکٹر خورشید سمیت بی او بی اے فیملی کے دیگر معالجین موجود تھے۔

شاہ رخ خان کی سالگرہ کے موقع پر ریلیز کیا گیا "کنگ" کا پہلا گانا

ممبئی: ۳



دَینِک ورک اے تاجا

روزنامہ ورقِ تازہ









ناندیڑ ریلوے ڈویژن میں بناٹکٹ مسافروں کے خلاف وسیع پیمانے پر مہم

728/افراد سے 4.87 لاکھ روپے کا جرمانہ وصول، 26/ٹرینوں کی گہرائی سے چیکنگ

ناندیڑ: ۳/نومبر (ورق تازہ نیوز): جنوب وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن میں ریلوے انتظامیہ کی جانب سے بغیر ٹکٹ اور غیر قانونی طریقے سے سفر کرنے والے مسافروں کے خلاف ایک انتہائی وسیع اور کڑی چیکنگ مہم چلائی گئی ہے۔ اس خصوصی مہم کے دوران صرف ایک دن میں 728 مسافروں کو خلاف ورزی کرتے ہوئے پکڑا گیا، جن پر کارروائی کرتے ہوئے ریلوے انتظامیہ نے مجموعی طور پر 4 لاکھ 87 ہزار 120 روپے کا خطیر محصول (کرایہ اور جرمانہ) وصول کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق یہ خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم پیر (۲ نومبر ۲۰۲۶) کی صبح ۴ بجے سے لے کر رات ۸ بجے تک مسلسل جاری رہی۔ اس وسیع مہم کی قیادت اور نگرانی اسسٹنٹ کمرشل منیجر جناب شفیق کمار نے کی۔ اس کارروائی میں ٹکٹ چیکنگ محکمے کے 33 متعلقہ ملازمین اور ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) کے 2 جوانوں پر مشتمل خصوصی اسکواڈ نے حصہ لیا۔ اس مستعد ٹیم نے دن بھر میں ناندیڑ ڈویژن سے گزرنے والی کل 26 ٹرینوں کے چپے چپے کی چیکنگ کی۔ جن اہم ٹرینوں میں یہ کارروائی کی گئی ان میں دیوگری ایکسپریس، نندی گرام ایکسپریس، راجیہ رانی ایکسپریس، شری گنگا نگر ایکسپریس، پنچھنٹ ایکسپریس، کرشنا ایکسپریس، بنگلورو ایکسپریس اور ملک کی بعید ترین وندے بھارت ایکسپریس بھی شامل ہیں۔ اعداد و شمار کی تفصیلی معلومات دیتے ہوئے ریلوے حکام نے بتایا کہ اس چیکنگ کے دوران بناٹکٹ سفر کرنے والے 393 معاملات درج کیے گئے، جن سے 1 لاکھ 78 ہزار 825 روپے کا بقایا کرایہ اور 1 لاکھ 97 ہزار 130 روپے کا نقد جرمانہ وصول کیا گیا۔ اسی طرح، غلط درجے یا بے قاعدہ (Irregular) طریقے سے سفر کرنے والے 96 مسافروں کو پکڑا گیا، جن سے 26 ہزار 120 روپے کرایہ اور 48 ہزار روپے بطور جرمانہ وصول کیے گئے۔ مزید برآں، مقررہ حد سے زیادہ اور بغیر بکنگ کے سامان (Unbooked Luggage) لے جانے کے 239 معاملات سامنے آئے، جن پر 37 ہزار 45 روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ ان تمام معاملات کو ملا کر ریلوے نے ایک ہی دن میں 4 لاکھ 87 ہزار 120 روپے کا ریونیو اکٹھا کیا ہے۔ اس خصوصی مہم کا دائرہ محض ناندیڑ ایسٹیشن تک محدود نہیں تھا، بلکہ ناندیڑ سے عادل آباد، پورنا سے اکولہ، پربھنی سے پرلی اور پربھنی سے منماڑ جانے والے مختلف روٹس پر بھی ٹرینوں کو روک کر اچانک چیکنگ کی گئی۔ اس کامیاب مہم کے بعد محکمہ تعلقات عامہ (جنوب وسطی ریلوے، ناندیڑ ڈویژن) نے تمام مسافروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ سفر کے دوران ہمیشہ اپنے ساتھ درست اور مصدقہ ٹکٹ یا مجاز سفری پاس لازمی رکھیں۔ مسافروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ جس درجے (Class) کا ٹکٹ رکھتے ہیں، اسی میں سفر کریں۔ بغیر ٹکٹ یا غلط ٹکٹ پر سفر کرنا ایک قابل سزا جرم ہے، جس پر ریلوے ایکٹ کے تحت سخت کارروائی اور بھاری جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ غیر مجاز ایجنٹوں یا افراد سے ٹکٹ ہرگز نہ خریدیں اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کے نام پر جاری کردہ ریزرویشن ٹکٹ پر سفر کریں۔ محفوظ، پرسکون اور باوقار سفر کو یقینی بنانے کے لیے مسافروں سے ریلوے کے ٹکٹ چیکنگ عملے کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی گزارش کی گئی ہے۔



اردھاپور میں جوئے کے اڈے پر پولیس کا چھاپہ

ناندیڑ: 3 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں جرائم اور غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری سخت مہم کے تحت اردھا پور پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے ساوت مالی نگر میں چلنے والے ایک غیر قانونی ترٹ نامی جوئے کے اڈے پر دھاوا بول کر ایک زبردست کارروائی انجام دی ہے۔ اس اچانک چھاپہ مار کارروائی میں موقع واردات سے جوا کھیلنے اور فرار ہونے والے مجموعی طور پر نو افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور پولیس نے 1 لاکھ 41 ہزار 150 روپے مالیت کا خطیر مال و اسباب، بشمول نقد رقم اور گاڑیاں، ضبط کرکے علاقے کے جرائم پیشہ عناصر میں کھلبلی مچادی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ (ایس پی) ڈاکٹر نیلا بجرو بن کے سخت احکامات پر ضلع بھر میں غیر قانونی دھندوں کے خاتمے کے لیے زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنائی جارہی ہے۔ اسی خصوصی مہم کے سلسلے میں اردھا پور پولیس کو اپنے باوثوق اور خفیہ ذرائع سے یہ ٹھوس اطلاع ملی کہ ساوت مالی نگر علاقے میں واقع ایک کھلی جگہ پر کچھ لوگ سرِ عام پیسوں کی شرط لگا کر ترٹ نامی جوا کھیل رہے ہیں۔ اس پکی اطلاع کے ملتے ہی اردھا پور پولیس کی متعدد ٹیم نے بغیر کسی تاخیر کے فوری طور پر اس جوئے کے اڈے کی گھیرا بندی کرلی اور اچانک دھاوا بول دیا۔ پولیس کے اس دھاوے سے جواریوں میں زبردست بھگدڑ مچ گئی اور انہوں نے اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر بھاگنے کی کوشش کی۔ اس ہنگامہ خیز کارروائی کے دوران پولیس نے انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تین ملزمان کو موقع واردات سے ہی رنگے ہاتھوں دبوچ لیا، جن کی شناخت راج رتن کیرپا سونٹکے، شری رتن بھجاش واگھمارے اور گوتم گنگارام پردھان کے طور پر ہوئی ہے؛ یہ تینوں افراد ساوت مالی نگر، اردھا پور کے ہی رہائشی بتائے جاتے ہیں۔ تاہم، چھ دیگر ملزمان جن میں سنتوش پردوے، سنتوش گائیکواڑ، بالاجی کامبلے، مجسم سرودے، اکشے انگولے اور پرفل گوڈبولے شامل ہیں، موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے، جن کی گرفتاری کے لیے پولیس کی جانب سے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

سمندری طوفان کے پیشِ نظر ٹرینوں کے نظامِ الاوقات اور روٹس میں تبدیلیاں



ناندیڑ: 3 نومبر (ورق تازہ نیوز): ساحلی علاقوں کی جانب تیزی سے بڑھنے والے سمندری طوفان مراسو (Murasu) کے پیشِ نظر پیدا ہونے والی ہنگامی صورتحال اور انتہائی خراب موسمی حالات کے باعث، جنوب وسطی ریلوے انتظامیہ نے مسافروں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ٹرینوں کی آمد و رفت کے نظام میں غیر معمولی اور اہم تبدیلیاں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس قدرتی آفت کے ممکنہ اثرات سے نپٹنے کے لیے ناندیڑ ڈویژن سے گزرنے والی یا اس سے منسلک بعض اہم ٹرینوں کے اوقات اور ان کے مقررہ راستوں (روٹس) میں غیر معمولی تبدیلیاں کی گئی ہیں تاکہ مسافروں کو کسی بھی قسم کے جانی و مالی نقصان یا راستے کی پریشانیوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ ریلوے انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ پریس نوٹ اور تفصیلی معلومات کے مطابق، طوفان کے براہِ راست اثرات کی وجہ سے آج روز منگل، 3 نومبر 2026 کو تروچنور سے جالنہ کے درمیان چلنے والی اہم مسافر ٹرین (گاڑی نمبر 17638 تروچنور - جالنہ ایکسپریس) اپنے مقررہ وقت کے بجائے نمایاں تاخیر کا شکار رہے گی۔ حکام نے واضح کیا ہے کہ یہ ٹرین تروچنور ریلوے اسٹیشن سے اپنی روانگی کے مقررہ وقت سے پورے 360 منٹ یعنی چھ گھنٹے کی طویل تاخیر سے روانہ ہوگی۔ مسافروں کو ہونے والی اس زحمت کے پیشِ نظر ریلوے حکام نے انہیں پہلے ہی آگاہ کر دیا ہے تاکہ وہ اسٹیشن پر طویل انتظار اور پریشانی سے بچ سکیں اور گھروں سے اسی حساب سے روانہ ہوں۔ علاوہ ازیں، موسمیاتی خرابی اور طوفان کے خطرے کے پیشِ نظر ایک اور اہم ٹرین کے روٹ میں بھی بڑی اور ہنگامی تبدیلی کی گئی ہے۔ ترپتی سے عادل آباد جانے والی ٹرین (گاڑی نمبر 17405 ترپتی - عادل آباد ایکسپریس) اپنے معمول کے راستے سے گزرنے کے بجائے متبادل اور قدرے محفوظ روٹ سے اپنا سفر طے کرے گی۔ ریلوے کے اعلان کے مطابق یہ ٹرین رینی گنٹہ، گوٹی، گدکل، رائچور، سولے پلی، وقار آباد، سکندرآباد اور بولارم کے تبدیل شدہ راستے سے ہوتے ہوئے اپنی منزل کی جانب رواں دواں رہے گی۔ راستے کی اس ہنگامی تبدیلی کے نتیجے میں اس ٹرین کے رینی گنٹہ اور بولارم اسٹیشنوں کے درمیان آنے والے تمام معمول کے ہالٹس (اسٹاپس) منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ ان ناگزیر تبدیلیوں کے تناظر میں جنوب وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن نے تمام مسافروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ گھروں سے نکلنے سے قبل ان تبدیلیوں کو لازمی طور پر ذہن نشین کر لیں، ریلوے کے انکوائری سسٹم یا ہیلپ لائن سے اپنی ٹرین کی تازہ ترین صورتحال معلوم کریں اور اسی مناسبت سے اپنے سفر کی منصوبہ بندی کریں تاکہ انہیں کسی ناگہانی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مسافروں کے تحفظ کے لیے آر پی ایف (RPF) کی بڑی کارروائی

ناندیڑ: ۳/نومبر (ورق تازہ نیوز): جنوب وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن میں ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) نے مسافروں کے تحفظ اور ان کے اسباب کی حفاظت کے لیے شروع کیے گئے خصوصی آپریشن یاتری سرکشا اور آپریشن امانت کے تحت یکم نومبر 2026 کو مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر زبردست اور انتہائی موثر کارروائیاں انجام دی ہیں۔ ان کارروائیوں کے دوران ریلوے اسٹیشنوں اور ٹرینوں میں مسافروں کا سامان چوری کرنے کی کوشش کرنے والے دو مشتبہ افراد کو حراست میں لیا گیا، جبکہ دوسری جانب آپریشن امانت کے تحت مسافروں کا چھوٹ جانے والا اور کھویا ہوا ہزاروں روپے مالیت کا قیمتی سامان اور اسمارٹ فونز ڈھونڈ کر ان کے حقیقی مالکان کے حوالے کیے گئے۔ پریس نوٹ کے مطابق یکم نومبر کو صبح تقریباً ساڑھے چھ بجے آر پی ایف کی سی پی ڈی ایس (CPDS) ٹیم نے پربھنی ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 3 پر گشت کے دوران ایک مشتبہ خاتون کو رنگے ہاتھوں پکڑا۔ گرفتار خاتون کی شناخت ساوتری شندے (عمر 35 سال، ساکن جالنہ) کے طور پر ہوئی ہے۔ الزام ہے کہ وہ ٹرین نمبر 12072 کے کوچ میں مسافروں کے سوار ہوتے وقت بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر ان کا سامان اور پرس چوری کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ آر پی ایف نے اسے حراست میں لے کر مزید قانونی کارروائی کے لیے پربھنی گورنمنٹ ریلوے پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں این سی آر نمبر 280/2026 کے تحت مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعہ 110 اور 117 کے تحت مقدمہ درج کر کے باقاعدہ تفتیش شروع کر دی ہے۔ اسی دن دوپہر تقریباً 1:10 بجے آر پی ایف، سی آئی بی (CIB) ناندیڑ اور لوکل کرائم برانچ کی مشترکہ ٹیم نے چھترپتی سمبھاجی نگر ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 2 پر ایک بڑی کارروائی کی۔ اس دوران گوپی ناتھ سرکٹے (عمر 30 سال، ساکن جالنہ) نامی نوجوان کو ٹرین نمبر 17617 ایکسپریس میں مسافروں کا پرس چوری کرنے کے شبہے میں حراست میں لیا گیا۔ اسے بھی چھترپتی سمبھاجی نگر ریلوے پولیس کے حوالے کیا گیا، جس نے اس کے خلاف مہاراشٹر پولیس قانون کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ دوسری جانب، 'آپریشن امانت X' کے تحت آر پی ایف نے مثالی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یکم نومبر کو ریلوے ہیلپ لائن نمبر 139 پر غازی آباد، اتر پردیش کے رہائشی وشال سنگھ نے شکایت درج کرائی کہ 31 اکتوبر کو نئی دہلی سے منماڑ کا سفر کرتے وقت ان کا ایک بیگ چھٹ ایکسپریس کے B-3 کوچ کی سیٹ نمبر 36 پر چھوٹ گیا تھا۔ آر پی ایف چھترپتی سمبھاجی نگر کے متعلقہ عملے نے متعلقہ ٹی ٹی ای کی مدد سے فوری طور پر وہ بیگ تلاش کر لیا اور قانونی کارروائی کے بعد بحفاظت وشال سنگھ کے حوالے کر دیا۔ اسی طرح دو الگ الگ واقعات میں قیمتی موبائل فونز بھی مسافروں کو لوٹائے گئے۔ دیوگری ایکسپریس میں سفر کرنے والے گنیش کاریڈی نوٹ 13 پرو اسمارٹ فون (مالیت 20 ہزار روپے) سیلو اسٹیشن پر ٹرین میں سوار ہوتے وقت پلیٹ فارم پر گر گیا تھا، جسے آر پی ایف کے سب انسپکٹر اوہیڈ کانسٹیبل سریش کھلارے نے ڈھونڈ کر مسافر کے حوالے کیا۔

بے روزگار نوجوانوں کے لیے مسابقتی امتحانات کی مفت رہنمائی

ناندیڑ: ۳/نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع کے قبائلی (شیڈولڈ ٹرائب) زمرے سے تعلق رکھنے والے تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کو سرکاری ملازمتوں کے حصول اور مختلف مسابقتی امتحانات کی موثر تیاری کے لیے ایک سنہری موقع فراہم کیا جارہا ہے۔ اس ضمن میں اسکل ڈیولپمنٹ، روزگار اور انٹرپرینیورشپ، انفارمیشن اینڈ گائیڈنس سینٹر، کنوٹ کے زیر اہتمام یکم دسمبر 2026 سے 116 دن پر محیط خصوصی تربیتی سیشن شروع کیا جارہا ہے۔ اس اہم اور مفید تربیتی کیمپ میں شرکت کے خواہش مند اور اہل قبائلی امیدواروں سے 27 نومبر 2026 تک باقاعدہ درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ اس تربیتی کیمپ میں داخلے کے لیے امیدوار کا درج فہرست ایس ٹی زمرے سے تعلق رکھنا لازمی ہے اور اس کی کم از کم تعلیمی قابلیت دسویں پاس ہونی چاہیے، تاہم اعلیٰ تعلیم یافتہ امیدواروں کو داخلے میں خصوصی ترجیح دی جائے گی۔ تمام امیدواروں کا ایمپلائمنٹ اور اسکل ڈیولپمنٹ کے دفتر میں باضابطہ طور پر رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ اس تربیتی پروگرام میں ناندیڑ ضلع کے ساتھ ساتھ دیگر اضلاع کے امیدواروں کے داخلے پر بھی غور کیا جائے گا۔ 27 نومبر 2026 تک امیدوار کی عمر کم از کم 18 سال اور زیادہ سے زیادہ 35 سال ہونی چاہیے۔ محکمے کی جانب سے واضح کیا گیا ہے کہ اس سے قبل اس طرح کی تربیت مکمل کرنے والے یا بیچ میں ہی تربیت چھوڑ دینے والے امیدواروں کو اس سیشن میں داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

جوئے اڈے پر چھاپہ: ۱۵/ملزمان کے خلاف مقدمہ درج

۶/موٹر سائیکلوں سمیت ۳ لاکھ ۵۸ ہزار روپے کا مال ضبط



ناندیڑ: ۳/نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی دھندوں اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلا بھروبن کی سخت ہدایات پر جاری خصوصی مہم کے تحت وزیر آباد پولیس نے ایک انتہائی شاندار اور کامیاب کارروائی انجام دی ہے۔ وزیر آباد پولیس اسٹیشن کی کرائم انویسٹی گیشن ٹیم نے اپنے علاقے میں واقع لنگایت قبرستان (شمشان بھومی) کے قریب جھاڑیوں میں کھلی جگہ پر چلنے والے ترٹ نامی جوئے کے ایک بڑے اڈے پر اچانک چھاپہ مار کر جوا کھیلنے اور یہ اڈہ چلانے والے مجموعی طور پر 15 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ اس زبردست چھاپہ مار کارروائی میں پولیس نے موقع واردات سے نقد رقم، جوئے کا تمام ساز و سامان اور ملزمان کی چھ موٹر سائیکلوں سمیت مجموعی طور پر 3 لاکھ 58 ہزار 390 روپے کا خطیر مال ضبط کر کے جواریوں میں کھلبلی مچا دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق پیر یعنی 2 نومبر 2026 کی رات وزیر آباد پولیس اسٹیشن کے سب انسپکٹر کھنڈو درشن اور ان کی کرائم برانچ کی مستعد ٹیم علاقے میں اپنے معمول کے گشت پر معمور تھی۔ اسی دوران جب یہ ٹیم دیگاؤں چال کے علاقے میں پہنچی تو انہیں اپنے انتہائی باوثوق خفیہ مخبروں کے ذریعے یہ پکی اطلاع ملی کہ لنگایت قبرستان کے بازو میں موجود جھاڑیوں اور کھلی جگہ پر کچھ لوگ گول دائرہ بنا کر بیٹھے ہیں اور پیسوں کی شرط لگا کر ترٹ نامی جوا کھیل رہے ہیں۔ اس پکی اطلاع کے ملتے ہی پولیس ٹیم نے منگل 3 نومبر کی درمیانی شب پوری حکمت عملی اور ہوشیاری کے ساتھ اس جوئے کے اڈے پر دھاوا بول دیا۔ پولیس کے اس اچانک چھاپے سے جواریوں میں زبردست بھگدڑ مچ گئی، تاہم پولیس اہلکاروں نے بے حد پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے موقع واردات سے جوا کھیلنے والے 11 افراد کو رنگے ہاتھوں دبوچ لیا۔ بعد ازاں ان گرفتار شدگان سے کی گئی ابتدائی تفتیش کے دوران مزید چار ایسے افراد کے نام بھی سامنے آئے جو پس پردہ یہ اڈہ چلا رہے تھے، جس کے بعد اس پورے معاملے میں کل 15 ملزمان کو نامزد کیا گیا۔ اس کارروائی کے دوران پولیس کے ہتھے چڑھنے والے ملزمان میں برکت پورہ واگھی روڈ کا رہائشی مزدور شیخ ندیم شیخ عبداللہ، کھڑک پورہ کا سیدزبیر سید نواب علی، شہید پورہ گیٹ نمبر پانچ کا آٹو ڈرائیور بیر و سنگھ کرتار سنگھ راگی، بس اسٹینڈ طاہر نگر کا عرفان بیگ صمدانی بیگ، گوور دھن گھاٹ ٹیکڑی کا محمد ضمیر ولد عبدالرزاق، نیو حسا پور واگھی روڈ کا تاجر محمد شاکر ولد محمد تاج الدین، مل گیٹ جیل روڈ کا شمس الدین امیر الدین شیخ، دولے شاہ رحمان نگر واگھی روڈ کا سید محسن سید قاسم اور ویں کا رہائشی عبدالرزاق عبدالستار شامل ہیں۔ پولیس نے جوئے کی بساط پر رکھی گئی نقد رقم، تاش کے پتے اور ملزمان کے زیر استعمال چھ موٹر سائیکلیں موقع سے ضبط کر لی ہیں۔ وزیر آباد پولیس نے ان تمام پندرہ ملزمان کے خلاف مہاراشٹر گیمبلنگ ایکٹ کے تحت باقاعدہ مقدمہ درج کر کے مزید قانونی کارروائی اور تفتیش کا آغاز کر دیا ہے۔

غیر قانونی نقل وحمل کرنے والوں کے خلاف مقدمہ درج، گاڑی سمیت 3.40 لاکھ روپے کا مال ضبط

ناندیڑ: ۳/نومبر (نمائندہ): ناندیڑ ضلع میں گائے نسل کے جانوروں کی غیر قانونی اور ظالمانہ نقل و حمل کے خلاف پولیس نے کارروائی تیز کر دی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلا بجرو بن کی ہدایات پر ماڈوی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 09 گائے نسل کے جانوروں کو آزاد کرایا اور ایک پک اپ گاڑی سمیت مجموعی طور پر 3.40 لاکھ روپے کا مال ضبط کیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق 2 نومبر 2026 کو ماڈوی پولیس کو خفیہ اطلاع ملی کہ ناتھی سے ماڈوی جانے والی سڑک پر ایک اشوک لیلینڈ پک اپ گاڑی میں گائے نسل کے جانوروں کو غیر قانونی طور پر اور ظالمانہ انداز میں منتقل کیا جارہا ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس ٹیم نے متعلقہ مقام پر ناکہ بندی کر کے مشتبہ گاڑی کو روک لیا۔ گاڑی کی تلاشی کے دوران 09 گائے نسل کے جانور غیر انسانی اور ظالمانہ طریقے سے باندھے ہوئے پائے گئے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے جانوروں کو آزاد کرایا اور گاڑی کو ضبط کر لیا۔ کارروائی کے دوران اشوک لیلینڈ پک اپ گاڑی نمبر MH-29-BE-6994، جس کی تخمینی قیمت 250000 روپے ہے، اور 09 جانور، جن کی تخمینی قیمت 90000 روپے بتائی گئی ہے، ضبط کیے گئے۔ اس طرح مجموعی طور پر 340000 روپے کا مال پولیس نے اپنے قبضے میں لیا۔ اس معاملے میں پروفل بابوراؤ جگتاپ، عمر 29 سال، ساکن شیروڑی تعلقہ بیتال اور انیس چاند قریشی، عمر 29 سال، ساکن دھانورا، ضلع علی آباد کے خلاف ماڈوی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 122/2026 درج کیا گیا ہے۔ ملزمین کے خلاف مہاراشٹر جانوروں کے تحفظ کے قانون اور جانوروں پر ظلم کی روک تھام کے قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلا بجرو بن کی ہدایات پر، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ارچنا پاٹل اور سب ڈویژنل پولیس افسر بھوکر کی رہنمائی میں ماڈوی پولیس اسٹیشن کے افسران و اہلکاروں نے انجام دی۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ گائے نسل کے جانوروں کی غیر قانونی نقل و حمل، ظالمانہ طریقے سے منتقلی یا غیر قانونی ذبح کے لیے لے جانے سے متعلق کوئی بھی مشتبہ اطلاع ملتے ہی فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا ڈائل 112 پر رابطہ کریں اور پولیس کو اطلاع دیں۔

بیوی کے قتل کا ملزم حوالات میں مردہ پایا گیا

ناندیڑ رورل پولیس اسٹیشن میں سنسنی خیز واقعہ، تفتیش سی آئی ڈی (CID) کے حوالے



ناندیڑ: 3 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ رورل (دیہی) پولیس اسٹیشن کی حوالات میں آج ایک انتہائی چونکا دینے والا اور سنسنی خیز واقعہ پیش آیا، جب اپنی ہی بیوی کے قتل کے لرزہ خیز الزام میں چند گھنٹے قبل گرفتار کیے گئے ایک 38 سالہ شخص نے پولیس لاک اپ (حوالات) کے اندر مبینہ طور پر خودکشی کر لی۔ اس حراستی موت (Custodial Death) کے سنگین واقعے نے پولیس محکمہ میں زبردست کھلبلی مچا دی ہے، جس کے بعد ناندیڑ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) ڈاکٹر نیلا بجرو بن نے اس حساس معاملے کی مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کی ذمہ داری ریاستی کرائم انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (سی آئی ڈی/CID) کو سونپ دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، مکھیڑ تعلقہ کے گرام تلکی دھنیگاؤں کے رہائشی 38 سالہ سشیل مہاجن ہائیلے کو پیر (2 نومبر) کو اپنی بیوی چھایا کو بے دردی سے گلا دبا کر قتل کرنے کے سنگین الزام میں ناندیڑ رورل پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ پولیس ذرائع کے مطابق، سشیل نے ابتدا میں اپنی بیوی کے قتل کو ایک خودکشی کا رنگ دینے کی بھرپور کوشش کی تھی تاکہ وہ قانون کی گرفت سے بچ سکے۔ تاہم، مقتولہ چھایا کی بہن کو سشیل کی باتوں پر شک گزرا اور اس نے فوری طور پر پولیس کو مطلع کر دیا۔ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے سشیل کو حراست میں لے کر جب اس سے سختی سے پوچھ گچھ کی، تو اس نے ٹوٹ کر اپنی بیوی کا گلا گھونٹ کر قتل کرنے کے لرزہ خیز جرم کا اعتراف کر لیا۔ جرم کے اعتراف کے بعد سشیل کو باضابطہ گرفتار کر کے پیر کو ناندیڑ رورل پولیس اسٹیشن کی حوالات میں بند کر دیا گیا تھا۔ پولیس حکام کے مطابق، اسی روز شام تقریباً 4 بجے سشیل حوالات کے اندر بنے ہوئے بیت الخلاء (ٹائلٹ) میں گیا اور وہاں ایک کھڑکی کے فریم سے تار باندھ کر خود کو مبینہ طور پر پھانسی لگا لی۔ تھانے کی اسی عمارت میں موجود ایک اور قیدی نے سشیل کی لٹکتی ہوئی لاش دیکھ کر فوراً پولیس کو شور مچا کر اطلاع دی۔ پولیس نے فوری طور پر اسے نیچے اتارا لیکن تب تک اس کی موت واقع ہو چکی تھی۔ مہلوک سشیل کی لاش کو فوری طور پر پوسٹ مارٹم کے لیے سرکاری اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس سنسنی خیز واقعے کے بعد پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہیتا (BNS) کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔ چونکہ یہ موت پولیس حراست کے دوران ہوئی ہے، اس لیے ایس پی ڈاکٹر نیلا بجرو بن نے قواعد کے مطابق اس پورے واقعے اور خودکشی کے وجوہات کی اعلیٰ سطحی جانچ سی آئی ڈی (CID) کے حوالے کر دی ہے، جس نے معاملے کی باریک بینی سے تفتیش شروع کر دی ہے۔

ضلع پریشد میں ۴ سے ۶ نومبر تک امید دیوالی فیسٹیول کا انعقاد

ناندیڑ: 3 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع پریشد کے احاطے میں امید-مہاراشٹر اسٹیٹ رورل لائیولی ہڈ مشن (مہاراشٹر ریاستی دیہی روزگار مہم) کے زیر اہتمام خواتین کے خود امدادی گروپوں (بچت گٹوں) کی تیار کردہ مختلف مصنوعات کو مناسب بازار اور خریدار فراہم کرنے کے عظیم مقصد کے تحت 4 سے 6 نومبر 2026 تک ایک شاندار دیوالی فیسٹیول اور سیلز ایگزیبیشن (دیوالی نمائش و فروخت) کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس تین روزہ شاندار دیوالی فیسٹیول کا باقاعدہ افتتاح ناندیڑ ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) مہیش پاٹل کے دستِ مبارک سے عمل میں آئے گا، جس کے لیے ضلعی انتظامیہ کی جانب سے تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ اس شاندار نمائش میں خواتین بچت گٹوں کی جانب سے انتہائی محنت اور لگن سے تیار کی گئی دستکاری کی اشیاء، روزمرہ کے گھریلو استعمال کا بہترین سامان، مختلف اقسام کی لذیذ اشیائے خورد و نوش، انتہائی پرکشش اور دیدہ زیب مصنوعات کے ساتھ ساتھ دیوالی کے روایتی پکوان اور مٹھائیاں (فرال) مناسب داموں پر فروخت کے لیے دستیاب ہوں گی۔ یہ نمائش ہر روز صبح 10 بجے سے شام 7 بجے تک عام شہریوں کی خریداری کے لیے کھلی رہے گی۔







پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔

آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مال ٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604